





فهرست مضامين

2	قرآنِ مجيد	\star
2	حديث النبي صلى الله عليه وآله وسلم	*
3	ارشادات حضرت اقدس سيح موعود عليه الصلوة والسلام	*
4	سیر ناحضرت خلیفۃ اُسیح الخامس ایّدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	*
12	سيرت النبى مَثَا لِثَيْلًا كاا يك ورق: سيد ناحضرت خليفة أسيح الخامس ايد ه الله تعالى بنصره العزيز كاا يك اقتباس	*
13	ا یک اعتراض کا جواب از مکرم مولانابادی علی چوہدری صاحب	*
17	محبت ِرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اور درود شريف از مكرم رانانجيب الله اياتنصاحب	*
22	رسول کریم صلی اللّٰدعلیہ وآلہ وسلم دورِ جدید کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں از مکرم پر وفیسرعبدالسمیع خال صاحب	*
24	مكرم چوہدری جاوید میچ صاحب مرحوم کا مختصر ذکر خیر از مکرم اکبر مقبول احمد صاحب	*
26	جلسه سالانه کینیڈا 2022ء کی چند جھلکیاں از مکرم غلام احمد عابد صاحب	*
31	احدبير گزٹ كينيڈا جو بلى مشاعره كى ايك خصوصى نشست از مكرم ناصر احمد وينس صاحب	*

تگران

ملک لال خان امیر جماعت احمدیه کینیڈا

مديرِاعليٰ

مولاناہادی علی چوہدری

مديران

ہدایت الله ہادی آورعثمان شاہد

معاون مديران

شفيق اللداور منيب احمر

نمائنده خصوی

محمر اكرم يوسف

معاونين

غلام احمد عابد آور بعض دوسرے

تزئين وزيبائش

شفیق الله، ماهم عزیز اور منیب احمر

مينيجر

مبشراحمه خالد

رابط

editor@ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 www.ahmadiyyagazette.ca



بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جن لوگوں نے احسان کئے ان کے لئے سب سے سین جزاہے اور اس سے بھی زیادہ۔ اور ان کے چبروں پر کبھی سیاہی اور ذلت نہیں چھائے گی۔ یہی اہل جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ لِّلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرُّ وَلَاذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجُنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ۞

(سورة يونس 27:10)



ٱللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى اللِّمُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ إِنَّكَ حَمِيْدٌ حَّجِيْدُ

حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول الله عناقی نظر مایا: رحم کرنے والوں پر رحمان خدار حم کرے گائم الله عناقی نیز رحم کرے گا۔ اہل زمین پر رحم کرو، آسان والا تم پر رحم کرے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُ مُ الرَّحْمَنُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُ مُ الرَّحْمَنُ الرَّحْمَةُ الحَمْةُ الرَّحْمَةُ اللهُ الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ الرَّحْمَةُ اللهُ اللهُ الرَّحْمَةُ المَالِمُ اللهُ الرَّحْمَةُ الرَّمْةُ اللهُ اللهُ المُنْ اللهُ الرَّمْمُ اللهُ المُنْ اللهُ الرَّمْ اللهُ اللهُ المُنْ اللهُ المُنْ اللهُ المُنْ اللهُ المُنْ اللهُ المُنْ المُنْ اللهُ المُنْ اللهُ المُنْ الْمُنْ اللهُ المُنْ اللهُ اللهُ المُنْ اللهُ المُنْ اللهُ المُنْ الْمُنْ الْمُنْمُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُلْمُ الْمُنْ الْم

2022ء عبر 2022ء



نوعِ انسان پرشفقت اور اسسے ہمدر دی کرنا بہت بڑی عبادت ہے



''نوعِ انسان پرشفقت اور اس سے ہمدر دی کر نابہت بڑی عبادت ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبر دست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتاہوں کہ اس پہلومیں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کوحقیر سمجھاجا تا ہے۔ ان پر صحفے کئے جاتے ہیں۔ان کی خبر گیری کر نا اور کسی مصیبت ان کی خبر گیری کر نا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدودینا توبڑی بات ہے۔جولوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کوحقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خوداس مصیبت میں مبتلانہ ہوجاویں۔اللہ تعالیٰ فررہے کہ وہ خوداس مصیبت میں مبتلانہ ہوجاویں۔اللہ تعالیٰ خبرین برضل کیا ہے اس کی شکر گذاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق نے جن پرضل کیا ہے اس کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔'' کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔اور اس خداد ادفضل پر تکبر نہر کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحه 438 تا 439 ـ ایڈیشن مطبوعه 2003ء)

دسمبر 2022ء

3

خلاصه خطبه جمعه فرموده 07م اكتوبر 2022ء

مسجد بیت الا کرام، ڈالاس، کے افتتاح پرمساجد کو آباد کرنے اور ان کے حقوق بجالانے کی تلقین

سید ناحضرت خلیفة المی الخامس ایده الله تعالی بضره العزیز نے مورخه 07م اکتوبر 2022ء کومسجد بیت الاکرام، ڈالاس، امریکہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جومسلم ٹیلی ویژن احمد میہ کے توسط سے پوری دنیامیں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورة الفاتحہ اور سورة الاعراف کی آیات سیس تابتیں کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان آیات کا ترجمہ ہے کہ:

''تُو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا تھم دیا ہے۔ نیز یہ کہتم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اُس کے لیے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکار اگر وجس طرح اس نے تمہیں کہا بہا بار پیدا کیااتی طرح تم (مرنے کے بعد) کو ٹوگ ۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی کا زم ہوگئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیااور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اے ابنائے آ دم! ہر مسجد میں اپنی وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اے ابنائے آ دم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقوی) ساتھ لے جایا کر و۔ اور کھاؤ دیت تجاوز نہ کر و۔ یقیناً وہ حدسے تجاوز میں کرتا۔''

حضور انور نے فرمایا: آج آپ کو اپنی مسجد کی تعبیر کی توفیق مل رہی ہے گو اس کی تعمیر تو کچھ عرصے پہلے مکمل ہوگئ تھی لیکن

اس کارتمی افتتاح آج ہورہا ہے۔ جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصتہ لیا ہے اللہ تعالیٰ اُن سب کو اس مسجد کا حق اداکرنے کی تو فیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ میسجد آپ نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے بنائی ہو اور اللہ کی رضاانسان تب حاصل کرتا ہے جب اُس کے حکموں پر چلنے والا ہو۔ اس کی عبادت اور حقوق العباد اداکرنے والا ہو۔

ہمیں ہمیشہ یادر کھناچاہئے کہ حضرت میں موعود علیہ الصلاق والسلام کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔
اس مبجد کو آبادر کھنا، آبس میں بیار و محبت سے رہنااور رواداری اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہماری ذمہ داری ہے حضرت میں موعود علیہ الصلاق والسلام نے فرمایا ہے کہ جہاں اسلام کا تعارف کرانا مقصود ہو وہاں مسجد بنادو۔ پس اس مسجد سے اس علاقے میں اسلام کارسمی تعارف تو ہوجائے گا، تبیغ کے راستے بھی کھلیں گے لیکن ہراحمدی کو اسلام کی تعلیم کا نمونہ بھی بنا پڑے گا۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اِن میں اللہ تعالیٰ نے مساجد کے ساتھ منسلک ہونے والوں کی بعض ذمہ داریاں بیان فرمائی ہیں۔ سب سے پہلے توفر مایا کہ انصاف قائم کرو۔ یعنی مساجد میں آنے والوں کو سب سے پہلے بیضیحت فرمائی کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے سامان کر واور اس میں سب سے پہلے انصاف کا قیام ہے۔ اگر کوئی شخص گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہیں آتا تو ایسے شخص کے جماعتی کام اور عباد تیں سکوک سے پیش نہیں آتا تو ایسے شخص کے جماعتی کام اور عباد تیں کسی کام نہیں آئی ہے۔ اگر کوئی شخص کے جماعتی کام کرنے والا ہوں کہ میں بہت نمازیں پڑھنے والا اور جماعتی کام کرنے والا ہوں آخص کے میں بہت نمازیں پڑھنے والا اور جماعتی کام کرنے والا ہوں آخص کے میں کہ تاوہ کی در ایک کرنے والا ہوں کے حقوق ادا نہیں کرتاوہ اللہ کے حق بھی ادا نہیں کرتاوہ اللہ کے حق بھی ادا نہیں کرتاوہ

پھراللہ تعالی فرما تاہے کہ اگرتم نے اللہ کے حکموں پڑمل نہ

کیا، دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اپنی حالتوں میں تبدیلی کی کوشش نہ کی توشیطان تم پر غالب آجائے گا۔ آئ کل کے اس دنیا داری کے ماحول میں اس طرف توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے مسلمانوں پر زوال تب ہی آیا جب انصاف کو چھوڑ کر خدا کی عباد توں کو محض د کھاوا بنالیا گیا۔ مساجد کی ظاہری خوبصورتی پر زور دیا گیا اور عبادت کی روح کو فراموش کر دیا گیا۔ آئ کل پاکستان میں مساجد کو گرانے، ان کے مینار اور محرابیں توڑنے کی اسی لیے کوششیں ہورہی ہیں کہ احمد یوں کی مساجد کی شکل ہماری مساجد کی طرح کیوں ہے۔ اسی لیے اُن کی مساجد میں عباد الرحمٰن نظر نہیں آئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں آخے گا کہ نام آخے شائیڈ بنے اللہ فرمایا کہ ایک وقت ایبا آئے گا کہ نام کے سواسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا،الفاظ کے سواقر آن کا کچھ باقی نہ رہے گا،الفاظ کے سواقر آن کا کچھ باقی نہ رہے گا،اس زمانے کے لوگوں کی مساجد بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ان کے علماء آسمان کے نیچ برترین مخلوق ہوں گے،ان ہی میں سے فتنے اٹھیں گے اور ان ہی میں لوٹ جائیں گے۔

آج کل یمی کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔ان لوگوں میں فتنوں کے علاوہ کچھ اور ہے ہی نہیں۔ان کی بیہ حالت ہمیں سبق دیق ہے کہ ہم نے کس طرح مساجد اور اللہ کے بندوں کے حق ادا کرنے ہیں۔

حضرت میں موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اندرونی طور پر اسلام کی حالت بہت ضعیف ہوگئ ہے اور بیرونی حملہ آور چاہتے ہیں کہ اسلام کو نابود کر دیں۔ان کے نزدیک مسلمان خنزیروں اور کتوں سے بدتر ہیں۔ اب خدا کی کتاب کے بغیر اور اس کی تائید اورروثن نشانوں کے سواان کا مقابلہ ممکن نہیں

اوراسی غرض کے لیے خدا تعالی نے اپنہ ہاتھ سے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس آج مکمل خود اعتادی کے ساتھ ہمیں اللہ تعالی کے حکموں پر چلتے ہوئے دنیا کی راہ نمائی کافریضہ اداکر ناہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہی بیں جنہوں نے اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ بحال کر نا ہے۔ دنیا کو بتانا ہے کہتم جو اسلام اور مسلمانوں کو حقیر سجھتے ہو، یادر کھو کہ یہی لوگ ہیں جن کی تعلیم پڑمل سے دنیا کی بقا ہے۔ ہمیں مکمل اعتاد کے ساتھ اللہ تعالی کے فضل ما گلتے ہوئے اس کے ہمیں مکمل اعتاد کے ساتھ اللہ تعالی کے فضل ما گلتے ہوئے اس کے مصر سے موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مانے والے ہیں جنہیں دنیا کو زندگی دینے کے لیے، آخرے سے سلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں بھیلانے کے لیے، آخرے میں انسان اگر خالی ہا تھے جائے تو اللہ تعالی کے خات ہے۔ آخرے میں انسان اگر خالی ہا تھے جائے تو اللہ تعالی کی ناراضگی کا سامنا کر ناہو گالور پھر وہ کیا سلوک کرتا ہے یہ وہ

بہتر جانتاہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بمیں یادر کھناچاہئے کہ جب ہم دنیا کواس تفصیل ہے ہوشیار کریں گے تو ہمار اہر قول وفعل بھی اس تعلیم کے مطابق ہو۔ ہماری عباد توں اور ہمارے حقوق العباد کے معیار بلند ہوں حضرت سے موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اس وقت اسلام جس چیز کانام ہے اس میں فرق آگیا ہے۔اعلی اخلاق کی کوئی حالت نہیں رہی۔ خداسے وفاد اری اور محبت کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس کو شخصر سے ندہ کرے۔اسلام کی اس حالت کو سنجالادیئے ہیں۔ غیر سے سے زندہ کرے۔اسلام کی اس حالت کو سنجالادیئے ہیں۔غیر سلموں اور اسلام خالف لوگوں نے اسلام پر جو حملے ہیں۔غیر سلموں اور اسلام خالف لوگوں نے اسلام پر جو حملے کے اور اس عظیم مذہب کو حقیر سمجھا تو اس میں مسلمانوں کا اپناہا تھ بھی تھا۔اگر مسلمان نہ ہڑ تے تو دشمن بھی اس کی جرائت نہ کرتا۔ کر نے ہیں جنہوں نے خدا کے ساتھ وفاد اری کے معیار قائم کی جم ہیں جنہوں نے خدا کے ساتھ وفاد اری کے معیار قائم کی جم ہیں ،خلاص ووفا کے ساتھ وفاد اری کے معیار قائم کی جم ہیں ،خلاص ووفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاد اری

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالی پر کامل تو کل ہو ناچاہے کہ ہر کام کا بنانے والا خدا ہے۔ اب اسلام ہی دنیا پر غالب آنے والا مذہب ہے۔ اس کے لیے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں

کو بروئے کار لاناہے حضرت میں موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا سلطانِ نصیر بنناہے۔ خدانے جو وعدے میں موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کیے ہیں وہ پورے ہونے ہیں۔ اگرہم لوگ اس میں معاون بنیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ اگرہم آگے نہ بڑھے تو اللہ تعالیٰ کوئی اور لوگ مدد کے لیے بھیج دے گا کیونکہ کام تو یہ ہونا ہے۔ پس ہمیں اپنی حالتوں، کمیوں اور کمزوریوں کو دُور کرنے کی طرف توجہ دیئے کی ضرورت ہے۔

حضور انورنے فرمایا کچضرت مسیحموعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریا کاری، تکبر، نخوت،رعونت وغيره توتر قي كر گئے ہيں اور صفاتِ حسنه آسان پر اُٹھ گئے ہیں۔ تو کل اور تدبیر کالعدم ہو گئے ہیں لیکن اب خدا کاارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کر تا۔اس نے اب یہ ارادہ کرلیا ہے کہ نیکیاں ترقی كريں اور برائياں ختم ہوں۔ پس ہميں جائز ہ لينا چاہئے كه كيا ہم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمشن کو پوراکرنے کے لیے، نیکیال اپنانے اور عباد توں کے معیار حاصل کرنے کے لیے بھر پور کوششیں کر رہے ہیں؟اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل كرنے كے ليے بھر يوركوششين نہيں كررہے جو كه عبادت سے حاصل ہوتے ہیں تو پھر ہماری کوششیں بیکار ہیں۔ پس بہت گہرائی سے جائزے لینے ،استغفار کرنے اور اپنے اعمال سلسل اللہ تعالیٰ کی رضاکی خاطر بجالانے کی ضرورت ہے حضرت سیح موعود علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا کہ اعمال کے لیے اخلاص شرط ہے۔ یہ اُن لو گوں میں ہوتاہے جوابدال ہوتے ہیں۔ پس خوب یادر کھو کہ جوشخص خدا کا ہوجائے خدا اُس کا ہوجا تا ہے۔ پس بیرگر اپنانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیشکوہ ہوتا ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہوتئی۔ بیجائزہ لیس کہ کس حد تک ہم نے خدا کے حقوق اداکیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تومہر بان ہے کہ ہماری غلطیوں کے باوجو د نواز تا ہے۔ بیجائزہ لیس کہ کس طرح ہم نے خدا کے حق اداکر نے ہیں اور سب سے بڑا حق بیہ ہے کہ اس کی عبادت کا حق اداکریں۔ مسجد بناکر اس کا حق اداکریں۔ خالص ہوکر اس میں عبادت کے لیے آئیں۔ دائی توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگ

اور یہ اُسی وقت ہو گاجب اللہ تعالیٰ سے محبت ہو، ایسی ذاتی محبت جو کسی اور سے نہ ہو۔ ایسی محبت ایک انقلاب لے آتی ہے۔ جو لوگ تھوڑی ہی دعا کے بعد تھک جاتے ہیں اور جوخد استعلق پیدا کر ناچاہتے ہیں انہیں ان با توں پر غور کر ناچاہئے۔ پس ضرورت کے وقت خدا سے مانگنے نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت کے وقت خدا سے مانگنے نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت بیدا کریں پھر اللہ تعالیٰ ایسے انسان سے محبت کرتا ہے۔ جب سے دو محبت سی بین تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ایسی بارش برتی ہے جو انسان کے خیال سے بھی بالا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جولوگ اپنی اصل اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح کھانا پینا اور سو رہنا ہی زندگی سجھتے ہیں وہ پھر خداسے دُور ہوجاتے ہیں۔ ذمہ داری کی زندگی میہ ہے کہ عبادت کو اپنا مقصود ومطلوب بنالے موت کا اعتبار نہیں۔

حضرت میچ موعود علیه الصلوة والسلام فرماتے ہیں کہ اس بات کو سمجھ لوکہ خداکی عبادت کر ناتمہارا مقصود ہو۔ دنیا تمہاری مقصو دبالذات نہ ہو۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ دنیا کے کار وبار چھوڑ دو۔ ربہانیت اسلام کامنشا نہیں۔ ییسب کار وبار جو کرتے ہو اس میں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ پس بڑے غور اور توجہ کا مقام ہے۔ اپنے مقصد زندگی کو نہ بھولو۔ اگر ہم ان باتوں کو بھول جاتے ہیں تو پھر ہماری بیعت بے فائدہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کے اس جدید دور میں پانچ نمازیں ادانہ کرنے کا جوعذ راوگ پیش کرتے ہیں یہ اسراف ہے اور یہ اسراف اللہ سے دور لے جاتا ہے۔ یوں مسلمان اور احمد ی ہونے کے دعوے ہی صرف زبانی دعوے رہ جائیں گے ممل کوئی نہ ہو گا حقیقی مؤن دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ اس کے لیے رزق کے در وازے کھول دیتا ہے۔ جو میں اللہ اس کے لیے رزق کے در وازے کھول دیتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا تو اس کو دنیا کی خواہشات کی آگ لگ جاتی ہے جو کسے تہیں اور انسان کو جسم کر دیتی ہے۔ اللہ کی مساجد کو وہی آباد کرتا ہے بیں ، ایک نماز کے بعد دوسری کی ادائیگی کی فکر اور انتظار میں رہتے ہیں۔ بہی طریقہ ہے جو مساجد کو آباد کرتا ہے ، اپنی اور نسلوں کی تربیت کرنے کا ذریعہ ہے اور اس دور کی منی چیزوں سے بچا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس معجد کے افتتاح سے اب مزید راستے تھلیں گے ان کو بھر پور استعال کر کے اس معجد کے آباد کرنے کے لیے لوگوں کو اسلام احمدیت کا پیغام دیں۔ جیسے حضرت سے موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جہال معجد بن گئ ہے تواس گئ وہال اسلام کی بنیاد بن گئ اس لیے اب معجد بن گئ ہے تواس کی آبادی کی طرف توجہ دیں کہ معجد کی آبادی صرف لوگوں کی حاضری سے ہی نہیں بلکہ اخلاص و وفاسے نماز اداکر نے والوں سے ہوتی ہے۔

حضورِ انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا اللہ کرے کہ اس مجد کو بنانے والے اس کو حقیقی معنوں میں آباد کرنے والے بنیں اور اس سے اپنی دنیاوی اور اخر وی زندگی ہم سنوار نے والے بنیں آمین۔

خلاصه خطبه جمعه فرموده 14 راکتوبر 2022ء

حضرت میسی موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق اداکر نے کے لیے اپنی روحانی واخلاقی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی تلقین

آج کل دنیا کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ تباہی کے بہت ہی خوفنا ک بادل منڈلار ہے ہیں اور جو تباہی ہوگ وہ دنیا کے خاتے پر منتج ہوگی

سید ناحضرت خلیفتہ اسے الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14/ اکتوبر 2022ء کومسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ، امریکہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جومسلم ٹیلی ویژن احمد میرے توسط سے پوری دنیامیس نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انورایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الله تعالی کا آپ پریہ بہت بڑااحسان ہے کہ اُس نے آپ کو اس ترقی یافتہ ملک میں آنے کی توفیق عطافر مائی۔ پاکستان کے سخت ترین حالات کی وجہ سے ان ترقی یافتہ ملکوں نے بہت سے مظلوم یا کستانی احمد یوں کو یہاں رہنے کی اجازت دی، پس

اس حوالے سے آپ کوان حکومتوں کا بھی شکر گزار ہو ناچاہئے۔
سب سے بڑااحسان جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ
اس نے ہمیں آنحضرت عُمَّا لِیُہُوَّا کے غلامِ صادق حضرت اقدس
مسے موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو تبول کرنے کی توفیق عطافر مائی
ہے۔ اس احسان پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر اداکریں وہ کم
ہے، اور حقیق شکر گزاری ہے ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر
چلیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے کوشاں رہیں۔
پیت ہی ممکن ہے کہ ہم حضرت سے موعود علیہ الصلوۃ والسلام
کی بیعت کا حق اداکرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں حقیقی مسلمان
بینے کے لیے حضرت سے موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف دیکھنا
ہوگا، آپ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی زندگیوں کو
ڈھالنا ہوگا۔

حضرت می موعود علیہ الصلاق والسلام اپنے او پر کامل یقین اور ایمان کی نفیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو شخص ایمان لا تا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے نہ یہ کہ پھر وہ ظن میں گرفتار ہو۔ یاد ر کھوظن مفید نہیں ہوسکتا خدا تعالی خو د فرما تا ہے یقیناً ظن ہر گرخت سے بے نیاز نہیں کرسکتا فر مایا اب تم خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کرلوکہ کیا تم نے میر ہے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے می موعود اور کما اور عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میر ہے کسی فیصلہ یا فعل کر وجس نے مجھے سلیم کیا اور پھر بھی اعتراض رکھتا ہے تو وہ اور کر وجس نے مجھے سلیم کیا اور پھر بھی اعتراض رکھتا ہے تو وہ اور کھی برقسمت ہے کہ دکھے کر بھی اندھا ہوا۔

حضرت میچ موعودعلیہ الصلوۃ والسلام اور آپ سے پیشتر آخضرت مُنَّ الْنِیْمَ نے آپ کے بعد خلافت کی خوش خبری دی مخص خلافت الصلوۃ والسلام کے حص خلافت احمد بید حضرت میچ موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے طریق کوہی جاری رکھنے والانظام ہے۔ اپنے عہد میں ہراحمدی خلافت احمد بیہ سے وابستگی اور اطاعت کاعبد کرتا ہے۔ اس لحاظ سے خلافت سے وابستگی کے عہد کونبھانا ہراحمدی کافرض ہے ، ورنہ بیعت ادھوری ہے۔

قرآن کریم کوغورسے پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ میں بارباراس امرکی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتاہوں کہ خدا تعالیٰ نے

اس سلسلے کو کشف حقائق کے لیے قائم کیا ہے۔ میں چاہتاہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدانے مجھے اس کام کے لیے المور کیا ہے۔ اس لیے قرآن کریم کو کثرت سے پڑھو مگر نراقصہ مجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سجھ کر پڑھو۔

پس ہرایک کواپنے جائزے لینے چاہئیں۔اگرہم ان ملکوں میں آ کراپنے اس مقصد کو بھول گئے اور دنیا کی مصروفیات میں غرق ہو گئے تو ہماری اولادیں اور سلیں دین سے دُور ہوتی چلی جائیں گی۔ پس پہ بہت سوچنے کی باتیں ہیں۔

جولوگ ہجرت کر کے آئے ہیں وہ دنیا کی مخالفت سے تو نگ گئے ہیں لیکن اگر دین پر چلنے والے اور قرآن پرغور کرنے والے نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اسی طرح جو شئے احمد می ہیں یا یہاں پر انے رہنے والے احمد می ہیں وہ بھی یا در کھیں کھرف بیعت کرنے سے مقصد پور انہیں ہوتا۔ مقصد تب ہی پورا ہو گاجب ہم خود کو اسلامی تعلیم کا حامل بنائیں گے اور وہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم قرآن کریم کو پڑھیں اور اس بیمل نہ کریں۔

حضرت میں موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تجی بات

یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب تر آپنچے ہو جو اس وقت خدا

تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہاں! پانی پینا ابھی

باقی ہے، پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تو فیق چاہو کہ وہ تہہیں

سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے بیئے گاوہ ہلاک نہ

ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشا ہے۔ اس چشمے سے سیراب ہونے

کا کیا طریق ہے یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دوحق تم پر قائم کیے ہیں

ان کو بحال کر واور پورے طور پر اداکر و۔ ان میں سے ایک خدا

کا حق ہے اور دوسرامخلوق کا۔

حضورِ انور اید ہاللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ هنرت سے موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کھرف بیعت کرنا کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل چاہتا ہے۔ جوعمل کرے گاوہ بھی ہلاک نہیں ہوگا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرے گا۔ ییملی حالت اس وقت ہوگی جب لااللہ اللہ اللہ تنہارے ظاہر وباطن کی آواز بن

جائے اور تہہیں اللہ تعالیٰ کی رضائے علاوہ کسی چیز کی طلب نہ ہو،
اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت ہو۔ اب ہرا یک اس بات
سے اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا
واقعی اللہ تعالیٰ کی رضاعاصل کر ناہمارا مقصود ہے؟ کیا ہم اُس
کے حکموں کی اطاعت کر رہے ہیں؟ اگر نماز وں کے وقت دنیاوی
کام چھوڑ کر نماز پڑھنے کی طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی تو ہم منہ
سے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں لیکن ایک وقتی شرک ہمارے دل میں
میں اور میرے کام میں برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پڑتی ہے
میں اور میرے کام میں برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پڑتی ہے
میں اور میرے مقابل پر کھڑے ہوجائیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم نے کلم
کی رُوح کو ہم جھائی نہیں، ہم منہ سے تو کلمے کا اقرار کر رہے ہیں
کی رُوح کو ہم جھائی نہیں، ہم منہ سے تو کلمے کا اقرار کر رہے ہیں
کی رُوح کو ہم جھائی نہیں، ہم منہ سے تو کلمے کا اقرار کر رہے ہیں
صورت حال ہے تو پھر حق بیعت ادا نہیں ہورہا۔

حضورِ انورنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جوحقوق العباد اداکرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔جب یہ ادا ہوں گے تو پھرا یک حقیق مون بنتا ہے اور بیعت کاحق اداکر تاہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اپنی جماعت کونصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر دنیاداروں کی طرح رہوگے تو کوئی فائدہ نہیں۔میرے ہاتھ پرتوبہ کرناایک موت کو چاہتاہے تا کتم ایک اورنی زندگی حاصل کرسکو۔اگرتمہیں روحانی زندگی نہیں ملتی تو پھر ایسی بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی۔میری بیعت سے خدادل کا قرار چاہتا ہے،جو سیے دل سے مجھے قبول کرتاہے اور اپنے گناہوں سے توبہ كرتاب توخدا أسه بخش ديتا ہے اور وہ ايسا ہوجاتا ہے جيسے مال کے پیٹ سے نکلاہے۔اگر ایک گاؤں میں ایک نیک آدمی ہو تو الله تعالیٰ اُس کی خاطر اُس پورے گاؤں کو محفوظ کر لیتاہے اور وہ اینے بندوں کو کسی نہج سے بچالیتا ہے کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اگرایک بھی نیک ہو تواُس کے لیے دوسرے بھی بحیائے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور اُن کے نیک عمل کو قبول کرتاہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری عبادتیں خالص اللہ تعالیٰ کے بیاں میں مارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

آج کل دنیا کے حالات ہے معلوم ہوتا ہے کہ تباہی کے بہت ہی خوفناک بادل منڈ لارہے ہیں اور جو تباہی ہوگی وہ دنیا کے خاتمے پر منتج ہوگی۔ یہاں ہجرت کر کے آنے والے بی خیال نہ کریں کہ وہ یہاں محفوظ ہیں۔ ان بڑی طاقتوں کے لیڈروں کے دماغ جب گھومتے ہیں تو بیہ کچھ نہیں دیکھتے۔

پس اب احمد یوں کا کام ہے کہ دعاؤں سے کام لیس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نیک لوگوں کی خاطر اللہ تعالی دوسروں کو بھی بچا لیتا ہے۔ ہم بہت خطرناک دور سے گزر رہے ہیں۔اگر ایسے حالات میں کوئی بچا سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے نے ود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کے آگے جھکنے والا بنائیں تا کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کے آگے جھکنے والا بنائیں تا کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کرسکیں۔اگر ہم لاالہ الااللہ کلے کا حق اداکر نے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمارے نیک اعمال سے دنیا کو بھی بچالے گا۔ اس سے بہلے کہ دنیا کے حالات انتہا سے زیادہ بگر جائیں ، بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت سے موعود علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نیکی وہی ہے جو قبل از وفت کرے،اگر بعد میں کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ کشتی ڈوبتی ہے توسب روتے ہیں مگر رونااور چلانا چونکہ تفاضا فطرت کا نتیجہ ہے اس لیے اُس وقت سُود مند نہیں ہوسکتا جب کشتی ڈوب رہی ہو۔ وہ صرف اُس وقت مفید ہے جب امن کی حالت ہو۔ خد اکو پانے کا یہی گرہے جب انسان قبل از وقت بیدار ہو ایسا گویا اُس پر بجل گرنے والی ہے لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھ کر چلّا تا ہے کہ اُس پر گرے گی تو وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ کہ خدا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج احمد یوں کا ایمان اور اللہ تعالیٰ
سے تعلق اور دعائیں ہی دنیا کو تباہی سے بچاسکتی ہیں۔ دنیا والوں
کی ہمدر دی پیداکر کے دنیا کے لیے دعائیں کریں۔اگر حقوق
اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ نہیں دی تو بیہ دنیاویر انی میں
بدل سکتی ہے۔ پس ہراحمدی اس سوچ کے ساتھ اپنے فرض ادا
کرے حضرت میسے موغود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ
د کیصوتم لوگ کچھ محنت کر کے کھیت تیار کرتے ہو تو فائد سے
کی امید ہوتی ہے۔ اس طرح امن کے دن محنت کے لیے ہیں
ل بی خدا کو یاد کرو گے تو فائدہ یاؤگے۔اب اگر دعائیں کروگ

تو وہ رحیم وکریم خدافضل فرمائے گا۔ نمازوں میں، رکوع میں، سجد ہے میں دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اس بلا کو پھیر دے اور عذاب سے محفوظ کر دے۔ جو دعا کرتا ہے وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ میمکن نہیں کہ دعا کرنے والا مارا جائے۔ اگر ایبا ہو تو خدا کبھی پہچانانہ جائے غرض ایبائی کرو کہ پورے طور پرتم میں سچا اخلاص پیدا ہوجائے۔ گو کہ یہ باتیں آ بٹ نے طاعون پھیلنے کے زمانے میں کتھیں کیکن آج بھی الیہ تعالیٰ کے حضور جھیں کیو تکہ یہی راستہ دنیا کو تباہی سے محفوظ رکھنے کا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق دکھانا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ آپٹے فرماتے ہیں کہ اخلاق کادرست کر نابڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنامطالعہ نہ کر تارہ اصلاح نہیں ہو تکی ۔ یعنی جب تک اپناجائزہ نہیں لوگ کہ دن بھر کیا گیا، اس وقت تک اصلاح نہیں ہو تکی فرمایا کہ زبان کی بد اخلاقیاں ڈھمنی ڈال دیتی ہیں اس لیے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے ۔ وہ محض کیسا ہیو توف ہے جو اپنے نفس پر رحم نہیں کرتا، اپنے تو کی سے عمدہ کام نہیں لیتا۔ اپنی تربیت کی طرف توجہ نہیں دیتا بعنی ذرا ذراسی بات پر بداخلاقی کامظاہرہ کروگ توجہ نہیں دیتا ہے وہ الوگے۔ اسلام جہاں اخلاقی دائر سے میں رہنے کی تعلیم دیتا ہے وہاں قانونی حدود میں بھی رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

حضرت سی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ خص جو اعلانیہ دین اسلام سے باہر ہوگیا ہے اور گالیاں نکالتا ہے تواس کامعالمہ اور ہے لیکن اگر کوئی شخص اس میم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہو تو وہ اس قابل ہے کہ درگزر کیاجائے اور اس کے تعلقات پر زَدنہ پڑے یعنی اگر کوئی مخالفت نہیں کرتا تواس سے اچھے تعلقات رکھولیکن جو کھل کر مخالفت کرتا ہے اور اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے تو پھر دینی غیرت دکھائی والیا ہے اس طرح ہراحمدی کو بھی حضرت سی موعود علیہ الصلوٰۃ و پالسلام کے لیے غیرت دکھائی چاہئے کہ جو شخص سمجھانے کے باوجود حضرت سی موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بارہ میں درید ہوتہ ہی سے کام لیتا ہے تو پھر ایسے شخص سے دوسی نہیں کی جاسکتی اور کسی احمدی کی بھی غیرت یہ گوار انہیں کرتی اور نہ کرے گی۔

حضورِ انورنے فرمایا کچضرت مسیحموعودعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک أورخو بی جو احمدیوں میں ہونی چاہیے کہ آپس میں محبت اور اخوت پیدا کرو۔ فرمایا کہ ہماری جماعت میں سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سیجی ہمدر دی نه کریں۔ بوری طاقت سے کمزور سے محبت کرے۔ فرمایا کہ میں جو بیستا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیھیا ہے تو اُس سے اخلاق سے پیش نہیں آتابلک نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے، پیطریق درست نہیں۔جماعت تب بنتی ہے جب ایک دوسرے کی پر دہ پوشی کی جائے اور حقیقی بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے سلوک کر و صحابہ نے بھی ایک دوسرے سے محبت اور اخوت کی اور ایک جماعت بن گئے۔ پس آٹ اپنی جماعت سے بھی یمی چاہتے ہیں کہ وہ صحابہ کی طرح آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور اخوت پیداکریں فرمایا که خدا پر مجھے بڑی امیدیں ہیں کہ وہ یہاں بھی اسی شم کی محبت اور اخوت پیداکرے گا۔ پس یہ اعلیٰ اخلاق ہیں کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال ر کھاجائے۔ جب یہ ہو گاتبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة و السلام کی امید وں پر پورا اُتر سکتے ہیں اور تبھی ہم ان انعامات کے وارث بن سكته ہیں جن كاوعد ہاللہ تعالى نے حضرت سيح موعو دعليہ الصلوة والسلام سے فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب تو اللہ تعالی نے حضرت سی موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق دنیا کی مختلف قوموں، قبیلوں اور مختلف رنگ ونسل کے لوگوں کو جماعت میں شامل کر دیا ہے اور کر رہا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے آنحضر سے سلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہونے کی تو فیق عطافر مائی اور ایک قوم ہنادیا ہے چھٹرت سے موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی کہ تم آپس میں ایک بھائی کی طرح ہوگو باپ جدا جدا ہیں لیکن تم سب کا ایک روحانی باپ ہے اور تم سب ایک ہی درخت کی شاخیں ہو۔ پس قطع نظر اس کے ہم کس قوم، کس ملک سے تعلق شاخیں ہو۔ پس قطع نظر اس کے ہم کس قوم، کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں جماعت احمد ہیں شامل ہو کر ہم ایک روحانی باپ کی اولاد بن گئے ہیں اور کسی کو کسی دوسرے پر کوئی برتری حاصل اولاد بن گئے ہیں اور کسی کو کسی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں حضرت می موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعیل کہ تعیل کہ اللہ تعیل کہ ت

سطحی با توں اور بغیر کسی گہرئے مل کے بن سکتاہے؟ اس کے لیے
تو بڑا جہاد کر نا پڑتا ہے ، بڑی محنت کر نی پڑتی ہے اور ہمیں بھی
کرنی پڑے گی۔ اپنی عباد توں کے معیار بلند کرتے ہوئے اور
اپنی اخلاقی حالتوں کے معیار درست کرتے ہوئے بھی اور آپس
میں محبت اور بھائی چارے کے معیار قائم کرتے ہوئے ہمیں
دیکھنا ہوگا کہ ہم وہ نمونے بن رہے ہیں یا نہیں۔

حضرت سيحموعو دعليه الصلوة والسلام نے فرمایا که الله تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترسال رہویعنی اللہ تعالٰی کاخوف اورخشیت دل میں پیدا کرو۔ یا در کھو کہسب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔کسی پرظلم نہ کر و کسی کو حقارت سے نہ دیکھو۔اگرایک آدمی گنداہوتا ہے تووہ سب کو گندا کر دیتا ہے۔اعلیٰ قدریں اور اعلیٰ اخلاق اُس وقت پیدا ہوتے ہیں جب تقویٰ کااعلیٰ معیار ہو۔ ہماری جماعت کے افراد ایسے بندے ہے تعلق رکھتے ہیں جس کاوعدہ ماموریت کا ہے۔ ہماری جماعت نغم دنیاوی کاموں سے بڑھ کر اپنی حان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے کہ نہیں۔ پس اگر ہم نے حق بیعت اداکر ناہے،اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کاشکر گزار ہوناہے توہمیں ہروفت اپنی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرور ت ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاق والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زند گیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ کی خثیت ہمارے اندرپیدا ہوجائے اور ہم حقیقت میں اشھدان لااللہ الاالله کاحق اداكرنے والے بنیں اور ہم آخرین کی اس جماعت میں شامل ہوجائیں جس كى خوشخرى الله تعالى نے آنحضرت صلى الله عليه وسلم كو عطافر ماكى تھی۔اللہ تعالٰی ہمیں اس کی تو فیق عطافر مائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ امیر صاحب امریکہ نے مجھے بتایا ہے کہ اٹھائیس سال قبل آج ہی کے دن اس سجد کا افتتاح ہوا تھائیس سال ہو گئے ہیں۔اس علاقے میں نئے پُرانے احمدی جائزہ لیں کہ ان اٹھائیس سالوں میں انہوں نے روحانیت میں کس قدر ترقی کی ہے؟ کس حد تک اس مہجد کے حق کو اداکر نے کی کوشش کی ہے؟ اصل حق اُس وقت ادا ہوگا جب ہم مبجد کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بھی تو فیق عطافر مائے۔آمین

خلاصه خطبه جمعه فرموده 21/اكتوبر 2022ء

دور وَامر یکہ 2022ء کی بابر کت اور کامیاب کیمیل کی تفصیل، مہمانوں کے تاثرات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظاروں کا تذکرہ

ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈووی کے ساتھ مباہلہ کا پیغام امریکہ کے 160/اخبارات میں شائع ہواجو ڈیجیٹل صورت میں نمائش مسجد فتح عظیم میں رکھی گئیں

سیّد ناحفرت خلیفة المی الخامس ایده الله تعالی بنصره العزیز فیمورخد 21/اکتوبر 2022ء کومسجد مبارک، اسلام آباد، ملفور ڈ (سرے)، یوکے میں خطبہ جعد ارشاد فرمایا جوسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے یوری دنیا میں براہ راست نشر ہوا۔

تشہد، تعوذ ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انورایدہ الله تعالی بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں میں امریکہ کی بعض جماعتوں کے دورے پر تھا جو کہ انتہائی خیروخوبی سے کمل ہوا۔ایم ٹی اے اور دیگر جماعتی الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے تمام خبریں آتی رہیں جب کہ دنیاوی چینل بھی کافی کورج دیتے رہے۔ ہر لحاظ سے اللہ تعالی کے فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آئے۔ اپنوں اور غیروں پر بہت مثبت اثرات پڑے۔لوگوں کی ملاقات کے بعد جذباتی تاثرات کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ہر جگہ نماز وں میں عور توں، بچوں اور لو گوں کی حاضری انتظامیہ کی توقع سے بڑھ کر ہوتی تھی۔لوگوں کے جذبات کے اظہار سے صاف نظر آتاتھا کہ ان کے دلول میں خلافت سے محبت اور اخلاص وو فاہے۔ پڑھے لکھے،امیرغریب، <u>بح</u> بڑے اور دنیاوی لحاظ ہے مصروف لوگ بھی کئی کئی گھنٹے مسجد کے اندر نماز میں شامل ہونے کے لیے لائن میں لگتے تھے۔ان لو گون میں بیتبدیلی اس بات کااظہار ہے کہ اللہ تعالی کے فضل سے دین اور جماعت کی محبت اور خلافت سیعلق امریکه کی جماعت کے افراد کے دلول میں ہے۔ گیارہ بارہ سال کی عمر کے بیچ بھی كووِ دُّ ٹيسٹنگ وغيره كي وجہ سے گھنٹول لائن ميں لگے رہتے تھے

لیکن تبھی کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ یہ اخلاص و و فاکے نظارے ہمیشہ افراد جماعت امریکہ میں قائم رہیں اور مہجدیں بھی اسی طرح آباد رہیں۔ امریکہ میں لوگ دین بھول جاتے ہیں لیکن مجھے اکثریت میں یہ توجہ نظر آئی کہ مالی لحاظ سے بھی کمزور لوگ اپنے اور اپنے بچوں کے دین سے بُڑے دہنے کی خاص طور پر دعاکرتے سے اللہ تعالی ان کے اخلاص و و فاکو ہمیشہ بڑھا تارہے۔ لجنہ ، انصار ، خدام اور بچوں نے بھی بہت مخت ہے ان د نوں اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دی ہیں۔ کئی کئی دن جاگہ کر تیاریاں کیں۔ حاضری بھی ہر جگہ ہزاروں میں ہوتی جاگہ کر تیاریاں کیں۔ حاضری بھی ہر جگہ ہزاروں میں ہوتی بڑے منظم طریقے سے اپنے کام کوسنجالا۔ اللہ کرے کہ افرادِ بڑے منظم طریقے سے اپنے کام کوسنجالا۔ اللہ کرے کہ افرادِ بھاعت امریکہ میں یہ تید بلی عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لیے ہو۔ اللہ تعالی نے غیروں کے دلوں پر بھی غیر معمولی اثر ڈالا ہے۔اللہ اللہ تعالی نے غیروں کے دلوں پر بھی غیر معمولی اثر ڈالا ہے۔اللہ اللہ تعالی نے غیروں کے دلوں پر بھی غیر معمولی اثر ڈالا ہے۔اللہ بنا کی کو پہتا ہے والے اور یہ لوگ بھائی کو پہتا ہے والے براہ کائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ زائن میں سجد فتح عظیم کے افتتاح کی تقریب میں 161 رغیر سلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جن میں کانگریس مین ، کانگریس وومین، میئر ز، ڈاکٹر ز، پوفیسر ز، ٹیچر ز، و کلاء، انجنیئر ز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوئے حضور انور نے متعدد مہمانوں کے تاثرات پیش فرمائے جن میں سے چند بطور مشتاز خروارے پیش ہیں۔

مبر آف الینوے (Illinois) جزل آمبلی آنیل جوائس میسن (Joyce Mason) نے کہا کہ یہاں زائن جوائس میسن (Joyce Mason) نے کہا کہ یہاں زائن میں اس مجد کی تاریخی تقریب کا حصہ بننامیرے لیے ایک اعزاز کی بات ہے۔ آج اس شہر کے لیے یہ ایک تاریخی دن ہے۔ الیگزینڈر ڈووی نے اس شہر کے دروازے اپنے مانے والوں کے علاوہ سب کے لیے بند کر دیے تھے لیکن آج اس شہر کے دروازے تمام افراد کے لیے کھلے ہیں اور میں اس پر احمد یہ کیونی کو مبار کباد دیتی ہوں۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ میجد نہ صرف اس شہر بلکہ چاروں اطراف کے لیے اُمید کی ایک کرن بن جو کے ایوان میں اس کمیونی کو اس میجد کے افتتاح کی مبار کباد دیتے ہوئے۔ میں اس کمیونی کو اس میجد کے افتتاح کی مبار کباد دیتے ہوئے ایوان میں ایک قرار داد پیش کر رہی ہوں۔

- ایک مہمان جنیفر (Janeffer) کہتی ہیں کہ اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ جب آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو ایک پر انی عمارت پر ایک ماٹو ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونچ آپ کے ساتھ رہتی ہے اور بیز زائن شہر کی اصل رُوح ہے۔
- حضور انور نے فرمایا کہ ڈیلاس میں بھی مسجد کا افتتاح ہواجس میں 140 غیر سلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ ایکن شہر (City of Allen) کی سٹی کونسل کے ممبر جنہوں نے شہر کی چابی پیش کی تھی کہا کہ آج مسجد بیت الاکرام کی افتتاح کی تقریب میں شامل ہوناا یک بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں جماعت احمد بید کواس کی مبار کباد دیتاہوں۔ ہم جماعت احمد بید کی خدمات کو سرا ہے ہیں جو اس شہر کے ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس شہر کی خوش متی ہے کہ امن پینداور انسانیت کی خدمت کرنے والی کمیونٹی نے یہاں مسجد بنائی۔ میری خواہش ہے کہ میسجد اس شہر اور اس علاقے کے لیے اُمید کی ایک کرن ثابت ہو۔
- سدرن یونیورسٹیز (Universities Dr) کے پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ ہنٹ (Dr) اس تقریب میں مدعوکر نے پر جماعت احمد یہ دوخوبیوں کو مخاعت احمد یہ دوخوبیوں کو فروغ دینے کے لیے وقف ہیں جن میں پہلی ندہجی آزادی اور

- دوسری بین المذاہب مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت المبہ بھاعت المبہ بھاعت المبہ بھاعت المبہ بھاعت المبہ بھاعت المبہ بھاعت اللہ بھا کے المبہ بھا کہ بھا کے المبہ بھا کے المبہ
- ایک سلمان مہمان سلطان چودھری صاحب نے کہا کہ امام جماعت احمد سے نے دنیا کے لیے امن کاایک بہترین پیغام دیا ہے۔
- ایک مسلمان مہمان ڈاکٹر حلیم الرحمٰن صاحب نے کہا کہ اس تقریب کا انتظام اور مہمان نوازی نا قابل یقین تھی۔ میں اس احترام کا ستحق نہ تھا جو مجھے دیا گیا۔ بیسب ماحول دیکھ کر آپ کی عزت افزائی سے میری آئکھیں نم ہو گئیں۔ مجھے اسلام کی حقیق تعلیم پڑمل پیرا بہترین انسانوں کے درمیان وقت گزار نے کا موقع ملا۔
- ایک خاتون و کٹوریہ (Victoria) صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے یہاں سب سے نمایاں چیزامام جماعت کا خطاب لگا کہ کس طرح مذہبی اختلاف اور مختلف نظریات کے باوجو دہم سب آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور یہ انہی بات ہے جس کا آج کل بین المذاہب ڈائیلاگ میں فقد ان نظر آتا ہے۔
- پھرا کیے مہمان خاتون میری میگڈرمٹ (Mary) بھرا کی میگڈرمٹ (Modermott) جو کہ اس سجد کی ہمسائی ہیں اور جن کی بہت بڑی زمین ہے اور جنہوں نے پارکنگ کے لیے جگہ بھی دی تھی کہتی ہیں کہ میں پہلے بھی بھی زمین کے اس گرد آلود قطعہ سے اتناخوش نہیں ہوئی تھی جتنا آج اس پروگرام کے لیے جگہ دیئے سے خوش ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈیلاس سے پچاس پچپن میل کے فاصلہ پر ایک مقام فورٹ ورتھ میں پونے پانچ ایکڑ پر ایک عمارت خریدی گئی تھی جہاں ایک گنبد اور دو مینار تعمیر کرنے کا پروگرام ہے تا کہ سجد کی شکل دے دی جائے۔ اچھی جگہ ہے جماعت کے لوگ یہاں نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ مجھے بھی وہاں مغرب اورعشاء کی نمازیں پڑھانے کاموقع ملا۔

ایک مہمان ایسے کرک صاحب جو فورٹ ورتھ

میں رہتے ہیں اور ڈیلاس میں سجد کے افتتاح پر آئے ہوئے تھے
کہتے ہیں کہ امام جماعت نے خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق ایک
دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کا پیغام بہت ہی احسن
رنگ میں دیا۔ امن اور نیو کلیئر جنگ سے بچاؤ کا پیغام میرے
لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

- فورٹ ورتھ سے ہی ایک چرچ کی ممبر جو ڈیلاس میں آئی ہوئی تھیں کہتی ہیں کہ پیغام بہت شاندار تھا۔ ہرایک کو خلیفہ کے اس واضح پیغام کو ضرور سنناچاہئے۔
- ہائی اسکول کی ایک ٹیچر کہتی ہیں کہ خلیفہ کی دوبا توں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ایک یہ کہ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ معاشرے کے اندر اسلام کے خلاف تحفظات موجو دہیں اور یہ چیزیں میں اپنے طالب علموں کے اندر دیکھتی رہتی ہوں۔ دوسری چیز جس کو میں نے بہت سراہادہ خلیفہ کانیو کلیئر ہتھیاروں کو استعال کرنے کے خلاف متنبہ کرنا تھا۔ آج کل کے حالات میں اس تھم کا پُر حکمت پیغام ٹن کر بہت اچھالگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ زائن کی مسجد فتے عظیم میں ڈاکٹر جان الکیڈ ینڈر ڈووی کے مباہلہ کے حوالہ سے ایک نمائش بھی لگائی گئی حض حضرت مسے موعود علیہ الصلاق والسلام نے مجموعہ اشتہارات جلد سوم میں 32 / اخبارات کے نام کھے ہیں جن میں اس مباہلہ کا ذکر ہوا تھا۔ جماعت احمد سے امریکہ کی تحقیق کے مطابق مزید 128 / اخبارات الیے ملے ہیں جن میں اس مباہلہ کا ذکر ہے۔ اس طرح صرف امریکہ کے کُل 160 / اخبار وں میں ذکر ہوا۔ یہ تمام اخبارات ڈیجیٹل صورت میں اس نمائش میں موجود سے ۔ اسی طرح مختلف اخبارات اور نیوز چینلز میں بھی میرے دورہ کے حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں۔

حضورِ انور نے عیسائیت سے احمد کی ہونے والے ایک امریکن نومبائع کرسٹوفر صاحب کی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بیعت سے پُرانے اور مختلف ملکوں سے آنے والے مہاجر احمد یوں پر بھی ایک اچھاانڑ ہو ااور اُنہیں بھی بیعت کرنے کاموقع مل گیا جس سے بڑی جذباتی کیفیت پیدا ہوگئ تھی۔ بہر حال سے اللہ تعالیٰ نے اس دورے کو مجموعی طور پر ہر لخاسے اپنے فضلوں سے نواز اہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیشہ نواز تارہے۔

خلاصه خطيه جمعه فرموده 28/اكتوبر 2022ء

سید ناحضرت خلیفة آسیح الخامس ایده الله تعالی بنصره العزیز نے مورخه 28/اکتوبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، الفور ڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جوسلم ٹیلی ویژن احمد سے کے توسط سے یوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں حضرت ابو بکرصد لق رضی اللہ تعالی عنه کے مناقب کا تذکرہ ہورہا تھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مقام کے متعلق بعض روایات ہیں۔ حضوراکرم مُنَّالِثَانِیْمُ آپُ کے گھر روزانہ ایک دو مرتبہ تشریف لے جاتے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلَّاللّٰہُ کِٹِلِّ نے فرمایا کہ ابو بکرااس امّت میں سب سے افضل ہے سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو چھزت انس رضی الله تعالی عند بیان کرتے ہیں کہ خضور صَلَّالِیُّئِمِّ نے فرمایا کہ میری امت پرسب سے زیادہ مہر بان ابو بکر ایس۔ آئے نے اپنی آخری بياري ميں فرمايا كه لوگوں ميں سے كوئى نہيں جو بلحاظ اپنى جان اور مال مجھ پر ابو بکر ﷺ بڑھ کرنیک ملوک کرنے والا ہو۔ فرمایا: ابو بکر ؓ دنیاو آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ آنحضور صَالَیٰ اللّٰہِ عَلَم نے حضرت ابو بكرصد نق رضى الله تعالى عنه كوجنت كي بشارت بهي دي تقى - ايك مرتبه آپ حضرت ابو بكر ،حضرت عمراور حضرت عثمان غنی رضی الله تعالی عنهم کے ساتھ احدیہاڑ پر چڑھے تو وہ ملنے لگا آئ نے فرمایا سے احد تھم جاتجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دوشہید ہیں حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی سنن ترمذی کی روایت میں دس اشخاص جنہیں حضور صَالَحَاتُما بُرِ جنّت كى بشارت دى حضرت ابو بكرصديق رضى الله تعالى عنه أن میں سرفہرست ہیں۔ ان صحابہ کو اصطلاح میں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔آنحضرت مَنَّالَیُّنِظِ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنه کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ابو بکر ؓ! میری امّت میں سے سب سے پہلے تم جنّت میں داخل ہوگے۔

حضرت صلحموعو درضى الله تعالى عنه فرماتي بين كه ايك مرتبه

حضوراکرم مَنَّ النَّیْزَمِّ نے ایک مجلس میں جنت اور اس کی نعماء کا تذکرہ فرمایا۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور وعا سیجھے کہ میں بھی جنت میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آنحضرت مَنَّ النَّیْزَمِ نے فرمایا کہ میں امید اور دعاکر تاہوں کہتم میرے ساتھ ہو۔ وہاں موجود بعض صحابہ میں سے ایک اور نے کہا کہ حضور میرے لیے بھی دعاکریں کہ مجھے بھی آپ کاساتھ نصیب ہو۔ آنحضور مَنَّ النَّیْزِمُ نے فرمایا کہ اللہ تجھے بھی آپ کاساتھ نصیب ہو۔ آنحضور مَنَّ النَّیْرِمُ نے فرمایا کہ اللہ تجھے پر بھی رحم فرمائے لیکن جس نے پہلے کہا تھااب تو وہ دعالے گیا۔

حضرت صلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم مُنگالیٰ یُمِ کُل کے ذکر فرمایا کہ فلال نیکی کرنے والا جنت کے فلال دروازے سے داخل ہو گاور فلال نیکی کرنے والا والافلال دروازے سے داخل ہو گاور فلال نیکی کرنے والا فلال دروازے سے داخل ہو گا۔ آپ نے مختلف نیک والافلال دروازوں سے مختلف نیک ول ذکر کرکے فرمایا کہ جنت کے سات دروازوں سے مختلف نیک ول پر زور دینے والے داخل ہول گے۔ اس پر ابو بمرصد یق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مُنا اللہٰ ﷺ جو شخص سب نیک ول پر ہی زور دے تو اس کے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ وہ خض جنت کے ہردروازے سے بلایا جائے گااور جھے امید ہے کہ اے ابو بکر اللہ اُون ہی میں سے ہے۔ گااور جھے امید ہے کہ اے ابو بکر اللہ اُون ہی میں سے ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہے کا در آئندہ جاری رہے کا در آئندہ حضور انور اید ہاللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مرحومین کاذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کاذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت میں بعض مرحومین کاذکر کروں گا۔

مکرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیه انڈونیشیا کاذکرخیر

مرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدید انڈونیٹیا جو 8/اکتوبر کو 71سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ اِنَّا لِلَٰهِ وَ اِنَّا اِلْئِیہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مولوی عبد الواحد ساٹری صاحب کے بیٹے تھے۔الیف اے کرنے کے بعد اکیس سال کی عمر میں کے بیٹے تھے۔الیف اے کرنے کے بعد اکیس سال کی عمر میں 1972ء میں جامعہ احمد بیر ربوہ میں داخل ہوئے اور 1981ء کے آغاز میں شاہد کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد واپس اپنے ملک تشریف لے گئے۔ 1987ء میں تھائی لینڈ میں مبلغ کے طور پر تشریف لے گئے۔ 1987ء میں تھائی لینڈ میں مبلغ کے طور پر

آپ كاتقرر موا قائي لينڈ ميں خدمت سرانجام دينے كے بعد واليس اندونيشيا آگئے اور تادم آخر اندونيشيا ميں سرگرم عمل رہے۔ایک لمباعرصہ بطور امیر جماعت انڈونیشیا خدمت کی توفیق ملی۔آپ کاعرصہ خدمت چالیس سال بنتاہے۔ بسماند گان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

آپ کی اہلیہ کہتی ہیں کہ مرحوم سلسلے کا بہت در در کھتے اور جماعت کوہر چیز برترجی دیتے تھے مرحوم کے بھتیج طاہر صاحب کہتے ہیں کہ امیرصاحب مرکز سے آنے والی ہر ہدایت پرعمل كرتي ايك مرتبه ملى سے ملاقات كے ليے آپ كاملائيشيا جانے كاراده تفااور موائي جهاز كائكث بهي خريدليا تفاتفريباًا يك بفتے بعد میں دوبارہ مرحوم سے ملااور پوچھا کہ آپ ملائیشیا کیوں نہیں گئے۔اس پر آپ نے بتایا کہ مرکز سے جوخط آیا ہے اس میں ملائشیا جانے کی اجازت نہیں ملی اس وجہ سے میں نہیں گیا۔ آپ نے اس حد تک مرکز کی ہدایت کی پیروی کی اور ایئر ٹکٹ کی بھی پرواہ نہیں گی۔ ایک عہدے دار کہتے ہیں کہ امیر صاحب بڑے پیار سے میں کام سکھاتے تھے۔ آپ سادگی کو ترجیج دیتے۔ مربیان کابرااحترام کرتے،باوقار مگر عاجزی سے کام لینے والے تھے۔ جماعتی نظام اور خلافت کابڑااحترام کرتے۔ جماعتی اموال كابهت خيال ركھتے۔آپ جماعت انڈونيشيا كے ليے بطور روحانی باب ستے سزادیت تو بھی اصلاح کا پہلوپیشِ نظرر ہتا۔ گذشتہ ا یک سال سے بیار تھے لیکن بیاری کے اٹیام میں بھی اپنے فرائض میں کو تاہی نہیں ہونے دی۔

مکرم محمود ور دی صاحب انڈو نیشین ڈیسک یو کے کہتے ہیں كه آپ كى شخصيت كانماياں ترين پېلو آپ كاتبحر علمي تفاله ہر آن حصولِ علم کے لیے کوشال رہتے۔ ہرموضوع پرسیرحاصل گفتگو کا ملکہ رکھتے تھے۔ جماعتی علوم کے علاوہ معلوماتِ عامہ اور حالات ِ حاضره پر بھی گرفت تھی تقریر مخضر مگر جامع ہوا کرتی۔ ہر طبقے کے لوگ آپ کی گفتگو سمجھ سکتے تھے۔

كرم فضل عمر فاروق صاحب استاد جامعه احمدييه انڈونيشيا کہتے ہیں کہ میں بطور طفل بھی امیر صاحب کے قریب رہا۔ جب جماعت انڈونیشیا پرمصائب کا دَورتھا تو آپ محنت ،صبراور تخل سے جماعت انڈونیشیا کی راہ نمائی کرتے۔ہمیشہ مسکراتے رہتے۔ انتہائی رقت کے ساتھ دعا کرتے۔ واقفین اور مربیان کا بہت

خیال رکھے۔ جب کوئی مبلغ میدانِ عمل میں جانے لگتا تو آپ اسے اپنی طرف سے کوئی نہ کوئی تحفیضرور دیتے۔

مكرم سيف اللهمبارك صاحب استاد جامعه احمريه انذونيشيا کہتے ہیں کہ امیرصاحب واقفین زندگی کے لیےایک علیٰ نمونہ تھے۔ ہرایک کے ساتھ نرمی اور اخلاق سے بات کرتے جس مجلس میں بھی جاتے وہاں آپ کی آمد سے رونق ہوجاتی۔جب میں جامعہ میں پڑھتاتھا تب مغرب کے بعد ہمارے ساتھ بیٹھ حاتے اور ملکی پھلکی گفتگو فرماتے۔

نورالدين صاحب بلغ سلسله كهتے ہيں كەمحترم امير صاحب مرحوم نے 2018ء میں ہماری مسجد کاسنگ بنیاد رکھا تواس وقت ہارے یا سمحض چھ کروڑ کی رقم تھی جب کہ سجد کی تعمیر کے لیے تقریباً ڈیڑھ ارب کی ضرورت تھی۔مرحوم نے ہدایت دی کہ اسی رقم یعنی چھ کر وڑ سے ہی تعمیر شروع کر دیں اور پھر ہم اللہ تعالیٰ کی تائید کانظارہ دیکھیں گے۔آپ نے اپنی جیب سے کچھ رقم نکال کرمسجد کی تعمیر کے لیے دی اور پھر احبابِ جماعت نے بھی بڑھ چڑھ کر بہترین قربانیاں پیش کرناشروع کر دیں۔دوسال میں سجد کی اتبی فیصد نتمیر مکمل ہوگئ چھر کوروناوائرس کی وجہ سے لوگوں کی آمد کم ہوگئی اورمسجد کی تغمیر رُک گئی۔ ہم امیر صاحب کے یاس گئے اور بتایا کم سجد کی تعمیر رُک گئ ہے اور تقریباً پندرہ کروڑ کی ضرورت ہے۔ ہماراخیال تھا کیم کز ہماری مد دکر ہے گالیکن امیر صاحب نے کہا کہ مرکز مدونہیں کرے گااور آپ لوگ بغیرکسی سے مانگے بیر قم پوری کر سکتے ہیں۔ آپ کے دریافت کرنے پریئیں نے بتایا کہ ہماری جماعت میں کُل 160/احدی ہیں۔ بین کر آپ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ہرایک ہے کہیں کہ دس ملین کی رقم فراہم کرے۔آپ بیان کرتے ہیں کہ شروع میں ہمارا خیال تھا کہ یہ کیسے ہو سکے گالیکن جب آپ کی نصیحت پر عمل شروع کیا تواحبابِ جماعت کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے غیر عمولی جذبہ ڈال دیا اور خود امیر صاحب نے بھی بہت بڑی رقم فراہم کی۔چنانچہ تین سال کے عرصے میں پیسجہ مکمل ہوگئ۔ ایک سابق وزیر جواحمدی نہیں انہوں نے مرحوم کوایک قومی شخصیت قرار دیا۔انڈونیشیامیں تیونس کےسفیرنے کہا کہ میں

نےامیرصاحب ہے آنحضور صلَّاللّٰیُمُ اور اہل بیت کی محبت سیھی۔

مکرم ارشاد ملی صاحب مبلغ امر یکه کہتے ہیں کہ میں عبدالباسط صاحب كاكلاس فيلو اور روم ميث رماهول-آپ بیڈمنٹن کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ زمانہ طالبِ علمی میں ہی مرحوم سید ناحضرت خلیفة المسيح الثالث رحمه الله تعالی کے بڑے قریب تھاسی طرح ہر خلافت کے دور میں آپ نے بڑے عمره اخلاص كانمونه د كھايا۔

حضور انور نے دعاکی کہ اللہ تعالی مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور آپ جیسے خدام خلافت کو ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔خداتعالی جانے والوں کی کمی بھی پوری فرما تارہے۔تمام مبلغين بالخصوص اندونيشيا كمبلغين كوان كانمونه اينسامنے ر کھنا چاہیے۔

مكرمه زينب رمضان سيف صاحبه المليه مكرم يوسف عثان كامبالايه صاحب مبلغ سلسلة تنزانيه جو گذشته دنول سترسال كي عمر مين وفات يا كُنين - إنَّا يللهِ وَ إنَّا إلَيْهِ رَاجِعُوْنَ - مرحومه نیک، مہمان نواز، ہمسابوں سے سنِ سلوک کرنے والی، صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔مرحومہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

مكرمه حليمه بيكم صاحبه الإبيرشيخ عبدالقدير صاحب درويش قاديان -آب كى گذشته ماه وفات موئى ـ إنَّا يللهِ وَ إنَّا إلَيْم رَاجِعُوْنَ۔ مرحومصوم وصلوۃ کی یابند،مہمان نواز بڑی نیک خاتون تھیں۔خلافت سے بڑاو فا کا تعلق تھا غربت کے باوجو د بڑی سخاوت کرنے والی تھیں۔

مرمه میلے انیسااپیساصاحبہ جو گذشته دنوں71 سال کی عمر مين وفات يا كَنين - إنَّا يله و إنَّا إلَيْهِ رَاجِعُونَ - مرحومه کیریباس کی پہلی احمد ی مسلمان اور پہلی احمد ی خاتون تھیں۔ كسى طرح قرآن كريم كرترجه كاليك نسخه يبهال بيني كياتهاج پڑھ کر آپ ازخو د ایمان لے آئیں اور پر دہ بھی شروع کر دیا۔ یوں جب پہلے احدی مبلغ یہاں پہنچے تو اللہ تعالی نے ان کے لیے ا یک سلطان نصیر پہلے ہی تیار کر ر کھاتھا۔مرحومہ بڑی نیک،بہادر اورغیرت مند، بارعب احمدی تھیں۔

حضور انورنے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعاکی۔



سيرت النبي صلى الله عليه وآله وسلم كاايك ورق

آتے ہی اللہ تعالیٰ کے وہ بیارے ہیں جس کے نور سے ایک دنیانے فیض یا یا، فیض یا رہی ہے اور ان شاء اللہ فیض یاتی چلی جائے گی۔

سيدنا حضرت خليفة أسيح الخامس ايده الله تعالى بنصره العزيز

حضرت خليفة أسيح الخامس ايد والله تعالى بنصر والعزيز نے خطبه جعه 23/ فروري 2007ء ميں فرمايا:

لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِے مُعزيْ زُعَلَيْ مِمَاعَنِتُّ مْ حَرِيْ صُ عَلَيْكُ مُ بِالْمُؤْمِنِ يْنَ رَءُوْفُ رَّحِيْــمُ-

(سورة التوبة 128:9)

حبیبا کہ ہم جانتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی جستی کو اپنی صفات سے ہم پر ظاہر فرماتا ہے اور مؤن بندوں کو بھی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرا رنگ پکڑو،میرے رنگ میں رنگین ہو۔میری صفات اختیار کرو، تجىتم مير حقيقى بندے كہلا سكتے ہو۔الله تعالیٰ كے اس ارشاد کی اعلیٰ ترین مثال کوئی شک نہیں کہ آنحضرتؓ کے علاوہ کسی اور فرد میں نہیں یائی جاسکتی۔ کیونکہ آئے ہی اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جس کے نور سے ایک دنیا نے فیض یا یا، فیض یار ہی ہے اور انشاء الله فیض یاتی چلی جائے گی تا کہ اپنے پیداکر نے والے کی پہچان كرسكين حضرت مسيح موعود عليه الصلوة والسلام نے آنحضرت صلی الله عليه وآله وسلم كي ذات بإبر كات كانقشه اس طرح تحينجا ہے۔ آئي فرماتے ہيں:

''وه انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور یاک قویٰ کے يُرزور دريا سے كمال تام كانمونه علاً وعملاً وصد قاً و ثباتاً د كھلايا اور انسان کامل کہلایا ... وہ انسان جوسب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھااور کامل نبی تھااور کامل برکتوں کے ساتھ آیاجس سے روحانی بعث اورحشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم كاعالَم مراہوااس كے آنے سے زندہ ہو گیا''۔ وہ قیامت كيا تھی۔مُردوں کوزندہ کرنے والی تھی۔ ''وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبياء، امام الاصفياء، ختم المرسلين، فخرالنبيين جناب محم مصطفي صلى الله عليه وسلم ہیں۔اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیاہے تُونے کسی پر نہ بھیجا ہو۔... ٱللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْمِ وَالِم

وَأَصْحَابِمِ أَجْمَعِيْنَ ـ"

(اتمام الحجة ، روحاني خزائن ، جلد 8،صفحه 308)

یں یہ ہیں ہمارے نبی جنہوں نے خداتعالی سے محبت کی وجه سے اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر اللہ تعالیٰ کی صفات كاحقيقي يرتوبن كر د كھايا۔

(خطباتِ مسرور جلد پنجم صفحه 73)

د سمبر 2022 ء

ا يک علمي، تحقيقي اور مدلل جواب



ا یک اعتراض''حضرت مرزاغلام احمد صاحب کے لئے زندگیاں وقف کر دینے والے لوگوں کے ساتھ خلیفوں کاسلوک" کاجواب

مکرم مولانابادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمد بید کینیڈا

ایک تلبیس کار منگرِ خلافت نے الفضل قادیان (ماہِ جون 1919ء) میں شائع ہونے والے حضرت خلیفة آسے الثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک درس کا ایک حصہ کاٹ کر اپنی ای میل میں چلایا اور اس کے پنچے اپنا ہے جموٹا اور تلبیسانہ فقرہ کھا:

" لَعْنَدَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ حِفرت مرزاغلام احمد صاحب كے لئے زندگیاں وقف كر دينے والے لوگوں كے ساتھ خليفوں كاسلوك"

قارئین کرام! اس معاملہ کی تفصیل ہے ہے کہ حضرت خلیفتہ التی رضی اللہ تعالی عنہ کے 1914ء کے فرمودہ ایک درس حدیث کے نوٹ ماہِ جون 1919ء کے رسالہ تشخیذ الاذبان میں حدیث کے نوٹ ماہِ جون 1919ء کے رسالہ تشخیذ الاذبان میں شائع ہوئے تشے۔ ان میں نوٹس لکھنے والے طالب علم نے اپنے خیال کے تحت خود اپناا یک فقرہ بھی شامل کر دیا جو حضرت خلیفتہ التانی رضی اللہ تعالی عنہ نے نہیں فرمایا تھا۔ چنانچہ اس درس کے متن میں جو قابلِ تشخیج پہلوتھا، اس کی 26جو لائی 1919ء کے الفضل کی اشاعت میں مکمل وضاحت و صراحت کے ساتھ تشخیح کردی گئی تھی۔ اس منگر خلافت نے وہ تمام وضاحت جچوڑ کر صرف وہ حصہ جو در اصل نوٹس لینے والے کاتھا، پیش کر کے اس محرف وہ حصہ جو در اصل نوٹس لینے والے کاتھا، پیش کر کے اس کے ساتھ اپنانہ کورہ بالا جھوٹا اور لعنتی فقرہ لکھ دیا۔ اس تلبیس کار کے اس فقرہ پر اور اس کی اس عیار انہ حرکت پر ہم صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ ''دُنے نین کہ ''دُنے نے اللّٰہ عَلَی الْکَاذِبِیْن''۔

حقيقت حال

اس کے بعد رہے کہ تیج کیا ہے اور حقیقت کیا؟ توعرض ہے کہ یہ دراصل رپورٹ مرتب کرنے والے کی خلطی تھی کہ اس نے از خود اپناخیال بھی اس درس کے نوٹس میں شامل کر دیا تھا۔ چنانچہ جلد ہی الفضل 26 جو لائی 1919ء کے پر پے میں اس کی تھیجے اور وضاحت شائع کر دی گئی تھی۔ لہٰذ ااس وضاحت کی اشاعت کے بعد حضرت خلیفۃ آسے الثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے اس بیان پر کسی

قسم کا کوئی اعتراض باقی نہیں رہا۔ چنانچہ ذیل میں اخبار الفضل قادیان دار الامان 26جو لائی 1919ء میں زیرِ عنوان" کیا مولوی محم علی صاحب کے متعلق کوئی فتو کی قتل دیا گیاہے؟" حسب ذیل پوری تفصیل اور وضاحت شائع کی کہ

"جون 1919ء کے رسالہ تشحید الاذہان میں 'درس الحدیث' کے عنوان سے حضرت خلیفۃ اُسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرانے درس حدیث کے نوٹ شائع ہوئے شھے۔ جن میں ایک حدیث کے معنی اور مطلب بیان کرتے ہوئے بیہ الفاظ لکھے گئے تھے کہ:

"اور فرمایا (یعنی رسول کریم مَثَافِیْمِ نِهِ فرمایا)
کہ خلیفہ ہو، تو جو پہلا ہواس کی بیعت کرو۔ جو بعد
میں دوسرا پہلے کے مقابل پر کھڑا ہوجائے۔ جیسے لاہور
میں ہے تواسے آل کر دو۔ مگریو آل کا حکم تب ہے جب
سلطنت اپنی ہو۔ اب اس حکومت میں ہم ایسا نہیں
کر سکتے"۔

ان سطور میں "جیسے لاہور میں ہے" کا فقرہ جوحضرت خلیفة اُسے ثانی کا فقرہ نہ تھا بلکہ نوٹ مرتب کرنے والے کا اپنا تھا۔ اور جو کیا بلحاظ موقع و محل اور کیا بلحاظ موقع و کا در کیا ہد تو لاہور میں رہنے والے کسی شخص کو ایسا خلیفہ ہونے کا دعوی ہے جس پر حدیث کا فتو کی عائد ہوتا ہے اور نہ ہی حضرت خلیفة اُسے ثانی آیدہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی خلافت کلا بی محصرت خلیفة اُسے ثانی آیدہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی خلافت کلا بی محصرت خلیفة اُسے شانی کے برچہ میں اس کے متعلق شائع کر دیا کہ: تشحیذ نے ماہ جو لائی کے برچہ میں اس کے متعلق شائع کر دیا کہ: حیا کہ جائے جس نے اس درس کے نوٹ 1914ء میں لئے شے "

(لاہوری جماعت کااخبار 'پیغام'۔ ناقل)میں انہی الفاظ کی بناء پر

براواويلامچاتے ہوئے لکھا گیاہے کہ:

"اس سے ظاہر ہے کہ میاں صاحب اور آپ کی جماعت کو ہم سے کس قدر بغض و عناد ہے۔اور حضرت امیر (مولوی محمد علی) کے خون کے پیاسے ہیں"

اگر پیام میں ذرا بھی دیانت کامادہ ہوتا تو وہ ان غلط الفاظ کو
سامنے رکھ کرجن کی اصلاح کر دی گئی تھی اور جو بالبداہت غلط
ہیں۔ یہ ہر گزنہ لکھتا۔ پھر جب کہ حضرت خلیفۃ اُسے ثانی مولوی
محم علی صاحب کو خلافت کامد عی سمجھتے ہی نہیں۔ تو ان الفاظ کو آپ
کی طرف ہر گرمنسوب نہیں کیا جاسکتا۔ اس جگہ ہم حضرت خلیفۃ
اُسے کی صرف ایک تحریر پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوسکتا
ہے کہ آپ کے نزدیک مولوی محم علی صاحب کی کیا پوزیش ہے۔
ہے کہ آپ کے نزدیک مولوی محم علی صاحب کی کیا پوزیش ہے۔
آپ تحریر فرماتے ہیں:

"مولوی محمطی صاحب توظیفتہیں،نہ کسی جماعت کے امام۔ایک انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں جن کو امیر کا نام دے دیا گیاہے"

(روزنامه الفضل قاديان - 16ستمبر 1916ء)

پس جب حضرت خلیفۃ استحالاً نی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولوی محمہ علی صاحب کو خلافت کا لمہ عی نہیں سمجھتے تو پھر کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے بالمقابل خلافت کا دعولی کرنے والے کی پوزیشن میں ان کو پیش کیا۔ لیکن افسوس پیغام نے عد اوت اور دشمنی سے میں ان کو پیش کیا۔ لیکن افسوس پیغام نے عد اوت اور دشمنی سے اندھا ہو کرنہ تو تشحید کی تھیج کو مد نظر رکھا ہے اور نہ اس بات کا خیال کیا ہے کہ مولوی مجمع علی کو خلیفہ مجھتا ہی کون ہے کہ ان کے متعلق قتل کا فتو گل دیا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر تشحید ماہ جو لائی میں یہ تھیج نہیں شائع ہوتی کہ ''جیسے لا ہور میں ہے '' کا فقرہ اس طالب غلم کا شمجھا جائے۔ جس نے اس درس کے نوٹ 1914ء میں لئے سے متن ہوتھے ایک وہ تھے ، تو بھی ایڈ پٹر صاحب پیغام کو ازخو د شمجھ لینا چاہئے تھا کہ وہ الفاظ جو رسالہ تشحید ماہ جو ن میں شائع ہوئے ہیں وہ حضر سے خلیفۃ الفاظ جو رسالہ تشحید ماہ جو ن میں شائع ہوئے ہیں وہ حضر سے خلیفۃ الفاظ جو رسالہ تشحید ماہ جو ن میں شائع ہوئے ہیں وہ حضر سے خلیفۃ

اسے کے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپ کی تحریروں سے ظاہر ہے کہ
الہوری انجمن بھی انہیں اپناپریڈیڈٹ سجھتی ہے اور ہم بھی انہیں اپناپریڈیڈٹ سجھتی ہے اور ہم بھی انہیں اپناپریڈیڈٹ ہی جانتے ہیں۔...اور لطف ہیہ ہے کہ
یام کے ایڈیڈ صاحب نے جو نئے نئے ہونے کی وجہ سے مولوی
پیام کے ایڈیڈ صاحب نی جو نئے نئے ہونے کی وجہ سے مولوی
مجھ علی صاحب کی خوشالہ پند طبیعت سے فائدہ اٹھانے کے لئے
خاص طور پر ان کی مدح سرائی کررہ ہے ہیں اور ان کی دستایہ
فضلیت پر ''قیمتی وجو د اور باامن شہری'' کے طرائے لگارہ
بیں۔ وہ بھی مولوی مجھ علی کو مسند خلافت کا وارث نہیں سبجھتے۔
چنانچہ انہوں نے اپنے اسی ضمون میں کسی ایک جگہ بھی مولوی محمد
علی کو خلیفۃ المسے نہیں لکھا۔ بلکہ جہاں جہاں بھی لکھنے کی ضرورت
پڑی ہے وہاں '' حضرت امیر ''' دخشرت امیر '' ہی لکھا ہے۔
یالی صاحب کو خلیفۃ نہیں سبھتے بلکہ امیر قرار دیتے ہیں تو پھر ان کا

کیا حق ہے کہ ایک ایسے فتو کی کا جو کسی امیر کے متعلق نہیں بلکہ خلیفہ کے متعلق ہے اس کا مصداق مولوی مجھ علی صاحب کو قرار دیں۔ دیں۔ اور اس بناء پر اس قدر طوفان بے تمیزی بر پاکریں۔ اور یہ تو معمولی عقل والا انسان بھی ہمچھ سکتا ہے کہ جو کسی کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں اور کسی کو قتل کر اناچاہتے ہیں وہ اس کے قتل کی تحریک عام مجلسوں میں نہیں کیا کرتے۔ اور نہ ہی اسے چھاپ کرشائع کیا کرتے ہیں پھر کیسی نادانی اور جہالت ہی اس محض کی جو حضرت خلیفۃ اسے الثانی رضی اللہ تعالی عنہ ہے اس شخص کی جو حضرت خلیفۃ اسے الثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے مجلس عام میں فرمائے ہوئے در س اور رسالہ میں شائع شدہ

نوٹ سے بینتیجہ اخذ کرے کہ آپ نے اس میں کسی کوفٹل کرنے

کی تحریک کی ہے۔

پیام نے مولوی محمعلی کے قتل کا جواز نکالناچاہاہے توصاف معلوم پیام نے مولوی محمعلی کے قتل کا جواز نکالناچاہاہے توصاف معلوم ہوجاتا ہے کہ یا توایڈ یٹر صاحب کے فہم کا قصور ہے یا وہ ضد اور عداوت کا شکار ہورہے ہیں۔ کیو تکہ ان سے اگر پچھمعلوم ہوتا ہے تو میر کہ حدیث کا درس دیے ہوئے جب وہ حدیث آئی جس میں ایک خلیفہ کی موجو دگی میں دوسرے مدعی خلافت کو قتل کرنے کا ارشاد ہے تو آپ نے اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے کہ شاید کوئی مولوی محمد علی صاحب کو خلیف سمجھ کر ان کو واجب القتل کوئی مولوی محمد علی صاحب کو خلیف سمجھ کر ان کو واجب القتل

قرار دے، یوفرہادیا کہ اس حدیث کے رُوسے خلافت کے دوسرے بدی کو واجب القتل قرار دینا حکومت کا کام ہے اور چونکہ موجودہ حکومت کسی ایسے بدی کے قبل کوجائز نہیں رکھتی اس لئے اب جوخلافت کا بدی ہو تو اس سے اس حدیث کے مطابق سلوک نہیں ہو ناچاہئے۔ پس ان الفاظ میں اس بات کی تر دید کی گئی ہے کہ اگر فی الواقع کوئی پہلے خلیفہ کے مقابلہ میں دوسر اخلیفہ سئے کا مدی ہو تو بھی اس کا قبل کر ناکسی شخص کا کام نہیں کیونکہ بینے کا مدی ہو تو بھی اس کا قبل کر ناکسی شخص کا کام نہیں رکھتی۔ بید کام حکومت کا ہے اور حکومت ایسا کرنے کو جائز نہیں رکھتی۔ اور دیکھیں گئی ہے کہ ایڈیٹر صاحب پیام ٹھنڈ ہے دل سے غور کریں گے اور دیکھیں گئی کہ تشخیذ الاذہان کے الفاظ کا جو مطلب وہ نکالنا اور دیکھیں گئی کہ تشخیذ الاذہان کے الفاظ کا جو مطلب وہ نکالنا چاہتے ہیں اس سے آپ کا درامن بالکل پاک وصاف ہے۔

ہمیں اس بے ہودہ سرائی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ اس سے مولوی مجمعلی صاحب کے قادیان کو جھوڑنے کو حق بجانب ثابت کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ:

''حقیقت ہے ہے کہ قادیان میں حضرت امیر کی جان خطرہ میں تھی''

اس لئے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ پیام کی بناء فاسد علی الفاسد ہے مولوی محم علی صاحب کی جان نہ بھی پہلے ہماری وجہ سے خطرہ میں تھی اور نہ اب ہے۔ اس لئے قادیان کو چھوڑنے کی یہ وجہ ہر گزنہیں ہو تکتی ۔ ہاں اصل وجہ یہ ہے کہ چو نکہ حق کے مقابلہ میں باطل کا سہارا لے کر کھڑار ہنا انہوں نے ناممکن سمجھا۔ اس لئے یہاں سے بھاگ گئے اور جَاءَ الحقیقُ وَرَهِی الْبَاطِلُ کا نظارہ و کھا گئے۔''

(اخبار الفضل قاديان دارالامان26-جولائي 1919ء)

الغرض الفضل کے اس وضاحتی اور تفصیلی بیان سے بید تقیقت بالکل واضح اور ثابت ہے کہ تشحید الاذبان کے الفاظ کا جومطلب آج کے تلبیس کار منکر خلافت نکالناچاہتے ہیں وہ کسی صورت میں بھی نہیں نکل سکتا اور جو الزام وہ حضرت خلیفة اسے الثانی کی ذات پر لگاناچاہتے ہیں اس سے آپ کا دامن بالکل پاک وصاف ہے۔ بہتو وہ وضاحت ہے جو حضرت خلیفة المسے الثانی کے درس

کے نوٹس پر تشحید الاذہان اور الفضل کی جولائی کی اشاعتوں میں شائع کی گئے۔ یہ ایک درست اور حقیقی وضاحت تھی جس کے بعد یہ تضیہ دراصل ختم ہو چکا تھا۔ گر اب ایک منکر خلافت نے ایک عیاری کی ہے تو اس کی وجہ سے اس کے رد ّ اور اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ چنانچہ دیکھنایہ ہے کہ وہ فرمانِ نبوگ کیا ہیں؟ان کے محنے کیا ہیں؟اور اس فرمانِ نبوگ پر خلفائے راشدین اور صحابہ معنے کیا ہیں؟اور اس فرمانِ نبوگ پر خلفائے راشدین اور صحابہ تُّ نے اگر کوئی عمل کیا تو وہ کہا تھا؟

حديث رسول صَلَّاللَّهُ الراس كامفهوم

قارئين كرام! زيرِ بحث مسله ميں رسول الله سَكَالِيَّامِ كَا دواحادیث پیش ہیں جو اس مضمون پر شتمل ہیں۔

ا: "عَنْ آبِى سَعِيْدِنِا لِخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ
 رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا بُوْيِعَ لِلْخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوْا
 الْآخَرَ مِنْهُمَا"

(صحيح المسلم كتاب الامارة باب اذا بويع للخليفتين)

حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں کہ رسول الله مَنَّ اللَّهِ مَنَّ اللَّهِ مَنَّ اللَّهِ مَنَّ اللَّهِ مَنَّ اللَّهِ مَنَّ اللَّهِ مَنْ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

2: "عَنْ عَرْفَجَة رَضِى اللهُ عَنْ مُقَالَهُ عَنْ مُقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ اتَاكُمْ وَامْرُكُمْ مُجُتَمَعُ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ ، يُرِيْدُ الْنَيَّشُ قَعَمَا حَتَكُمْ اَوْيُفَرِق جَمَا عَتَكُمْ فَاقْتُكُمْ وَاقْتُلُمْ أُدُ"

(صحيح لمسلم كتاب الامارة باب حكم من فرق امر المسلمين وهومجتع)

حضرت عرفح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ عُکا لیے ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہواور تمہاراا یک امیر ہواور چرکوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لاٹھی کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں تفریق پیداکرے تواسے قتل کر دو۔ (یعنی اس سے قطع تعلق کرواور اس کی قتل کر دو۔ (ایعنی اس سے قطع تعلق کرواور اس کی

بات نه مانو _)

حضرت خلیفة استانی رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث رسول کا وہ مفہوم پیش فرمایا ہے جوعموی طور پر اسلامی لٹریچ میں سمجھا گیا ہے اور سمجھا جاتا ہے۔ یعنی اس حدیث میں لفظ فَاقْتُلُوهُ کیا ہے اور سمجھا جاتا ہے۔ یعنی اس حدیث میں لفظ فَاقْتُلُوهُ کے عام معنے جان سے مار دینے کے ہی لئے گئے ہیں۔ میں ہوم اس حدیث کے الفاظ اور معنوں کے لحاظ سے باکل درست ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے قائم کر دہ ایک خلیفہ کی مخالفت میں کوئی درست ہے دوسر اشخص خلافت کا دعوید اربن کر کوئی فساد کھڑا کرتا ہے، تواس فنتہ کوختم کرنے کے لئے اس ایک فسادی کا قتل ضروری ہوجاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ہر کوئی آزاد نہیں ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہوئے الیہ جف کو مقان کر دے بلکہ یہ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے الیہ فیصلہ کے بغیر یہ جائز نہیں۔ یعنی کام حکومت کے پاس یہ مقدمہ جائے گا تو وہ اسے جان سے مار نے کا جو بھی حکم دے وہ رسول یا س کی طاقت اور عمل کوختم کرنے کا جو بھی حکم دے وہ رسول یات کی طاقت اور عمل کوختم کرنے کا جو بھی حکم دے وہ رسول دروازہ بند ہوجائے گا۔

حضرت خلیفة کمسے الثانی رضی الله تعالیٰ عنه نے اس حدیث رسول کے ترجمہ میں رسول الله صَلَّى لَيْنِا كُمُ كَ قُول كو واضح فرمايا ہے کہ ''بعد میں دوسرا پہلے کے مقابل پر کھڑا ہوجائے'' لیعنی بغاوت اور فساد کی غرض سے وہ کھٹرا ہو اور بیر لاز می بات ہے کہ جب وہ دوسرا پہلے اور حقیقی خلیفہ کے مقابل پر کھڑا ہو گا تواس سے لاز ما فساد کھڑا ہو گااور خونریزی ہو گی۔اس سےمسلمانوں کی جمعیّت اور وحدت کاشیرازہ بکھر جائے گا۔اس وجہ سے رسول الله مَنَّالِقِيْمَ نِهِ اس كَ قَتْلِ كَاارِشَادِ فرمايا ہے۔اس سے زيادہ لوگوں کی جنگ و فساد کی بجائے صرف ایک فردِ واحد کاخون مباح ہو گا۔ بیرحدیث نبوی کاایک مترعاتھاجوحضرت خلیفة کہسے الثاني رضى الله تعالى عنه نے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا تھا۔ اس میں کسی قسم کا کوئی ابہام ہے نہ اشکال حضور ؓ کے اس بیان میں یم فہوم واضح ہے کہ کسی شخص کو قانون ہاتھ میں لے کر کسی کو قتل کرنے کا کوئی حق واختیار نہیں ہے۔ چنانچہ اگریپہ فرض بھی کرلیا جائے کہ آج کے اس تلبیس کار معترض کا پیش کر دہ مفہوم درست ہے اور یہ بھی فرض کرلیا جائے کہ نوٹس بنانے والے نے جو لاہور والے کاذ کر کر کے اسم عیّن کر دیا تھا،وہ بھی درست ہے تو بھی یہ

واضح ہے کہ حضرت خلیفۃ المسے الثانی رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو
اس اقدام سے رو کا ہے کہ حکومت کی اجازت کے بغیر بیہ جائز نہیں
ہے کہ کوئی شخص از خود ایسا قدم اٹھانے کی جسارت کر ہے۔ سے
حکومت کے فیصلہ کے بغیر ایسا قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔
میمعرض ایک سوتین سال بعد آج ایک منکر خلافت کی جان
میمعرض ایک سوتین سال بعد آج ایک منکر خلافت کی جان
کے تحقیظ کے لئے اللہ تعالی کے قائم کر دہ ظیم اور موعود خلیفہ پر
بلکہ حضرت سے موعود علیم الصلوۃ والسلام کے مقد س خلفاء پر اپنے
جھوٹے اعتراض کا تبر لے کر کھڑ اہوا ہے، اسے میہ تود کھنا چاہئے
کہ بیمبارک قول ہے کس کا کہ

"جب ایک خلیفه هو، تو جو پہلا مواس کی بیعت کرو۔ جو بعد میں دوسر اپہلے کے مقابل پر کھڑا مہوجائے۔ تو اسے قبل کر دو۔" اور بید کہ "جب تم ایک ہاتھ پر جمع مواور تمہار ایک امیر مواور پھر کوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لا ٹھی کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کر ہے تو اسے قبل کر دو۔"

یہ ہمارے آقاومولی سیّد المرسلین حضرت مجم مصطفیٰ مَثَالِیَّا الْمَالِيَّةُ مَا اسْتَدِالْمِ الْمِسْلِين حضرت مُحمد کا شیرازہ قائم رکھنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے حضرت خلیفۃ الیے الثانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے ایٹ اس درس میں اس قول کی اس ماحول اور مفہوم میں تشریخ بیان فرمائی ہے۔

اُقْتُلُوْا کے معنے

اس وضاحت کے بعد ریہ جاننا ضروری ہے کہ قتل کے معنے کیا ہیں؟ چنانچہ عربی میں قتل کے صبِ ذیل معنے ہیں۔

لفظ اَلْقَتْلُ کے عام معنے جان سے مار دینے کے ہیں۔ مگر قرآن کریم، حدیث نبویؓ، عربی زبان، لغت اور محاورے کے مطابق قتل کے ان معنوں کے ساتھ اس کے دیگر معنے حسبِ ذیل ہیں۔ چنانچہ آیت کریمہ

"قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ" (سورة سب 18:80) كباره مين مفسّرين نے كہاہے كه يہال قُتِلَ كامطلب أُعِنَ ہے۔ يعنی (ایسے) انسان پر اللہ كی لعنت ہو۔ اس طرح "قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنَّى يُؤْفَكُوْنَ " (سورة التوبة 20:9)

کامعتیٰ یہ ہے کہ خدامنافقوں پرلعنت ڈالے۔(یہاں ان کو قتل یعنی جان سے مار نے کامعنیٰ نہیں لیا گیا۔)

حدیث میں ہے ''قَاتَلَ اللهُ الْیَهُوْدَ'' کہ الله یہود کو ہلاک کرے۔اس کا مطلب پیجی لیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت ڈالے۔اور بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا دشمن ہو۔(ان کو قتل یعنی جان سے مار نے کا معنیٰ نہیں لیا گیا۔)

رسول الله مَنْ اللهِ عَنْ اللهِ اللهُ اللهُ

اب لغت ومحاورهٔ عرب میں سے حسبِ ذیل چند مثالیس ملاحظ فر مائیں۔ جولغت عرب میں سے تاج العروس، لسان العرب اور المجم الوسیط وغیرہ سے مأخوذ ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

قَتَلَ الشَّيْعُ خَبْرًا وَ عِلْمًا-اس نے کی بات کوعلم کے لحاظ سے قل کر دیا یعنی اس چیز کے بارہ میں مکمل علم حاصل کیا۔ پھر ریبھی کہتے ہیں۔

قِيْلَ لِلْخَمْرِ مَقْتُوْلَةً ـ

شراب کومنتوله کهاجا تا ہے، جب اس میں پانی وغیرہ ملا کر اس کی تیزی ختم کر دی گئی ہو۔

قَتَلَ فُلَانًا کہا جائے تومرادیہ ہوتی ہے کہ اس نے دوسرے کو ذلیل ورسواکر دیا۔

تَقَتَّلَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ كَامطلب عَكَمرد عورت كا مطيع موليا_

نَاقَةُ مُقَتَّلَةُ اليماوَنْنَى كوكتٍ بين جومالك كاشار برحياتى ہو۔ رحیاتی ہو۔

ان چندمثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل کے معنے عربی میں صرف جان سے مارنے اور موت کے گھاٹ اتارنے

کے نہیں ہیں بلکہ پہلفظ اپنی صرفی ترکیب، صور تحال اور موقع و محل کے لحاظ سے بھی اپنے معنے اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح اسے اکثر مجازی معنوں میں بھی لیاجا تا ہے۔ اس لئے ''فَقُدُلُوہُ'' سے ہر جگہ اور ہر موقع پر جان سے مار دینا آیاتِ قرآنیہ، سنّتِ رسول ااور عربی محاورہ کے خلاف ہے۔

پس جب قرآن کریم، احادیث نبویه، افت و محاوره عرب میں قبل کے دیگر معانی موجود ہیں۔ تو ایسی صورت میں اگر قرآن کریم، حدیث نبوی یا کسی اور کی کوئی ایسی یقینی عبارت جس میں ''اُفْتُلُوْا'' کالفظ استعال ہوا ہو تو اس میں بھی اس لفظ کالازماً یہی ترجمہ کرنا کہ اس کوموت کے گھاٹ اتار دو، جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ قرآن کریم کی صرح آیات اور سنّت واسوؤ رسول مُنَّا اللّٰهِ عَلَیْ کے منافی ہوگا۔ چنانچہ اس حدیث کے معنی اس کے رسول مُنَّا اللّٰہِ کُلُم کی اللّٰ موقع ومحل اور ماحول میں کئے جائیں گے۔

پس اس تفصیل سے بید حقیقت بالکل عیاں ہے کہ زیرِ بحث روایت میں ''فَاقْتُلُوٰہُ'' سے مراد صرف جان سے مار نایا گردن مار نایا عرف ِعام کے مطابق قتل کر دینا (یعنی جان سے مارنے کامعنٰ) نہیں ہے۔

خلافت کے حوالہ سے قل کے معنیٰ کا تعیین اور حدیث رسول کے نفاذ کاعملی مظاہرہ

جہاں تک اس فرمانِ رسول مصملی نفاذ اور عملی مفہوم کا تعلق ہے تو یہ رسول اللہ صَلَّى اللہِ عَلَیْ اللہِ اللہِ عَلَیْ اللہِ عَلَیْ اللہِ عَلَیْ اللہِ عَلَیْ اللہِ عَلَیْ اللہِ عَلَیْ اللّٰ ال

چنانچہ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ عربی معاورہ کے مطابق جب کہ اجاتا ہے: '' قَتَلَ اللّٰهُ فُلاَ اَنَّ '' تو اس سے مرادیہ لی جاتی ہے کہ اللہ اس کے شرسے بچائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان معنوں کے تعین اور اس تعین کے درست ہونے کی عملی شہادت اس وقت مہیّا فرمائی جب آخضرت مَنَّ اللّٰہُ یُکُم کی شہادت اس وقت مہیّا فرمائی جب آخضرت مَنَّ اللّٰہُ یُکُم کی حوال کے بعد سقیفہ بی ساعدہ میں انصار کی مجلس میں خلافت کے قیام کے بارہ میں ایک ماحول قائم ہوا۔ وہ ماحول بیہ تھا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار میں سے خلافت کے دائی میں اور اس کے امید وارس کے وارس کے

اس کے برعکس تھی جس کے تحت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلا خلیفہ راشد قائم فرمادیا۔تواس منظر میں حضرت عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

"قَتَلَ اللهُ سَعْدًا"

كه الله تعالى مسلمانول كوسعد (بن عباده رضى الله تعالى عنه) ك شرّ سے بچائے دوسرى روايت ميں ہے كه آپ نے فرمايا: "أُقْتُلُوْ السَّعْدًا قَتَلَهُ اللهُ -"

(الطبرى - جزءالثالث مطبوعه دارالمعارف مصر ، واقعات سنة 11هـ ، لر الخبر سقيفة بني ساعدة)

مرادیتی که سعد گے شر سے بچو، اسے مقتول سمجھو کہ گویاوہ زندہ ہی نہیں۔ اس کی بات نہ مانو، اسے بوس جھو کہ وہ گویا و تل ہی ہوگیا، وہ گویا، وہ گویا ہے، بے حیثرت ہوگیا ہے حضرت عمر صحابی نے بھی ان واضح الفاظ سے موت کے گھا نے اتار نامراد نہیں لیا۔ کوئی ایک صحابی جھی تلوار تان کر حضرت سعد کی طرف نہیں لیا۔ کوئی ایک صحابی جھی تلوار تان کر حضرت سعد کی طرف نہیں لیا۔ کوئی ایک صحابی عرب کے نزدیک ایسے موقع پر ''اُ قُتْدُ کُوہُ'' کہنے لیکا۔ یعنی اہل عرب کے نزدیک ایسے موقع پر ''اُ قُتْدُ کُوہُ'' کہنے سے مراد نا کام کرنا جیسے کہ وہ مردہ ہو اور بیکار ہو، لیا جاتا ہے نہ کہ جان سے ماردینا۔

پس اس تمام تفصیل سے بیہ پہلو بہت واضح ہو کر حقیقت بیان کرتے ہیں کہ:

1: رسول الله مَنْ اللهِ المَا اللهِ المَالمُلْمُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الله

2: یہ کہ مقابل پر آنے والے دوسرے خلیفہ کے قتل کے معنیٰ نہیں ہیں کہ اس کی گردن مار دویا اس کی جان لے لو۔

3: دوسرے خلیفہ کو قتل کرنے کاارشادیا تھم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالی عنہ کا نہیں ہے، بلکہ ہمارے آقاومولی حضرت محمد صطفیٰ مثل اللہ علی کا ہمیں کا جو بھی معنی و مطلب کوئی لے وہ اس کا اختیار نہیں ہے کہ وہ مقابل لیر کھڑے ہونے والے دوسرے نام نہاد خلیفہ کو از خود جان

سے مار دے۔

4: حضرت خلیفۃ اُسے الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے عمومی معنے بیان کئے ہیں جوامت میں مروّج ہیں۔ مگر آپ نے اس میں ہر کسی کے اختیار کوختم کر کے بیہ فیصلہ حکومت پر چھوڑا ہے۔ یعنی ہرایک کوایساکرنے سے روکا ہے۔

5: آپ نے مولوی محمد علی صاحب کانہ نام لیانہ ان کی طرف توجہ ہونے دی۔ اگر درس کے نوٹس میں ''لاہور والے'' کاذکر کیا ہے تو وہ نوٹس لینے والے طالب علم نے اپنی ذاتی سوچ سے کیا ہے۔

6: حضرت خلیفة المسے الثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے درس کے نوٹس پر درج ذیل تبصرہ کہ:

"لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ حِفرت مرزاغلام احمد صاحب كے لئے زندگیال وقف كردينے والے لوگول كے ساتھ خليفول كاسلوك" انتہائى شر" انگيز حجموثا تبحرہ ہے اور بيا تجمرہ كرنے والا پرلے درجہ كاكذ اب اور بہتان تراش ہے۔

اس پہلو سے جماعت احدیدی تاریخی حقیقت میہ کے کہ خفرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر اب تک جینے لوگوں نے نبی، مسیح، مہدی، خلیفہ یا کسی اور شم کا دعولی بھی کیا ہے، ان میں سے بھی کسی ایک کے خلاف بھی کسی قسم کے جبرو تشد د کا علم نہ حضرت میں موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے دیا، نہ آپ کے مقد س خلفاء میں سے کسی ایک نے اور نہ جماعت کے کسی شعبہ مقد س خلفاء میں سے کسی ایک نے اور نہ جماعت کے کسی شعبہ کی طرف سے دیا گیا۔ جماعت کا بھی بھی بیمو قف یا عقیدہ نہیں رہاجو اس منکر خلافت نے خلفاء کی طرف منسوب کرنے گاندی کوشش کی ہے۔

پس اس تاریخی حقیقت اورعملی شہادت کے پیش نظر ہم ایسے معرر خلافت معترض کے اس تلبیسانہ اعتراض پریہی کہتے ہیں کہ ''فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ''

ایک آخری اورحتی بات

حضرت مسج موعود عليه الصلاة والسلام اپنی جماعت كوالهی تقديرِ خلافت كی مؤكّد خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے

(بقية شخه 36)



محبت ِرسول صلى الله عليه وآله وسلم اور درود نثر يف

مكرم رانا نجيب الله خال اياز صاحب، مر بي سلسله ٹرانٹو

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلْهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطِنِ الرَّحِيْم بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيْمِ

قُـلْ إِنْ كُنْتُـمْ تُحِبُّـوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُـوْنِيْ يُحْيِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِـرْ لَكُـمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُـوْرٌ رَّحِيْـمُ

(سورة آلِ عمران32:3)

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۞

(سورة الاحزاب57:33)

حاضرین کرام! مجھے آج جس عظیم الثان، عدیم الثال وجود کی شان میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ وہ وہ ہستی ہے جس کی خاطر اس جہان کی پیدائش ہوئی۔ جسکانام لینے پر روح میں عجب حلاوت اور محبت محسوس ہوتی ہے۔ وہ وجود جس سے خدا تعالی نے سب سے بڑھ کر محبت کی اور جس کی محبت، اتباع اور فرمال بر داری کو اپنے تک پہنچنے کا ذریعہ قرار دیا ۔ یعنی میرے آقائے نامدار، سیدالانام، شفیح المذنبین، محمور بی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یوں تو آپ کی ذات سے متعلقہ ہر پہلو بے مثال اور ہرسمت بے نظیر ہے، لیکن میرا آج کا موضوع سخن محبت رسول مگا تیا ہے اور در ود شریف کی اہمیت ہے۔

گو کہ محبتِ رسول اور درود شریف کی اہمیت دوالگ الگ موضوع معلوم ہوتے ہیں لیکن جب ہم گہر کی نظر سے ان دونوں مضامین کامطالعہ کرتے ہیں توہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں موضوعات آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہایت گہرا تعلق اور ربط رکھتے ہیں اور گویا ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہیں۔

چنانچہ جو آیات خاکسار نے آپ کے سامنے تلاوت کی بیں۔ بیں ان میں اس بات کی طرف کی اشارے پائے جاتے ہیں۔ پہلی آیت جو خاکسار نے تلاوت کی ہے وہ سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر 32ہے جس کار جمہ بیان فرمودہ حضرت میں موعود علیہ الصلاۃ والسلام یوں ہے:

''ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤمیرے پیچھے ہولو اور میری راہ پر چلو تاخدا بھی تم سے پیار کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور وہ تو بخشندہ اور غفور، رحیم ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلائفی۔ روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 325)

حاضرین کرام ہماراخدانہایت رحیم وکریم ہے اوراس نے ہمارے لئے اپنے قرب کی راہیں آسان بنائی ہیں۔ چنانچہ جہاں اس نے ہمیں رہیم دیا کہ

وَابْتَغُواْ إِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (سورة المائده 36:56)

کہ میرے قرب کاوسیلہ ڈھونڈو، وہاں اس نے ہم پر رحم فرماتے ہوئے خود ہی ہمیں پر بھی بتادیا کہ وہ وسیلہ اتباع رسول ہے۔ یعنی رسول اللہ منگانیٹیٹم کی فرمانبر داری ہی وہ وسیلہ ہے جسے تم تلاش کرو۔ اسی سے تم قرب الہی پر سرفراز ہو جاؤگے۔

دوسری آیت سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 57 ہے جس کا ترجمہ بیان فرمودہ حضرت میں موعود ٹیہ ہے:

"خدااور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریم پر درود جیجے ہیں۔اے ایمانداروتم بھی اس پر درود جیجو اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو۔"

(براہین احمد بیہ چہارھنص، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 271)

پہلی آیت جو خاکسار نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالی نے اپنی محبت کے حصول کے لئے نبی اکرم مُنگانِیْکِمْ کی کامل اتباع کو شرط قرار دیا ہے حضرات فطرت انسانی اس بات پر گواہ ہے

کہ انسان کسی کی کامل اتباع یا فرمانبرداری تب تک نہیں کرسکتا جب تک کہ اس سے محبت میں کامل نہ ہوجائے جس کی اتباع کر نا چاہتا ہے۔ اور کامل محبت تب تک پیدا نہیں ہوسکتی جب تک کہ محبوب کے حسن واحسان کو انسان بچشم خو دمشاہدہ نہ کرلے۔ اور محبوب کی معرفت نہ حاصل کرلے۔ لہٰذ اان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کو پانے تک کاسفر نبی اکرم سکی لیے گئے کے دور دکی معرفت حاصل کرنے سے شروع ہوتا ہے معرفت کے وجود کی معرفت حاصل کرنے سے شروع ہوتا ہے معرفت کے وجود کی معرفت حاصل کرنے سے شروع ہوتا ہے معرفت کے دور د کی معرفت جاور وہ محبت بید اہوجاتی ہے۔ اور وہ محبت کامل بیروی اور اطاعت کو جنم دیت ہے جس سے بالآخر انسان خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔

چنانچہ جب انسان آپ منگی اللہ بائم کی معرفت حاصل کرنے کے لئے آپ کے حالات و واقعات کو دیکھتاہے تو بے ساختہ پکار اٹھتاہے کہ:

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال وہ سب جمع ہیں آپ میں لا محال صفات جمال اور صفاتِ جلال ہراک رنگ ہے بس عدیم المثال

جب آپ کے حسن و جمال اور ذاتی لیا قتوں کی طرف نگاہ کی جائے تو آپ منگائی کے سیرت کا ہلکا سامطالعہ بھی اس یقین کو حاصل کرنے کئے کافی ہے کہ آپ اخلاق کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز تھے۔اس بات کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے قر آن کریم میں

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيْمٍ (مورة القلم 5:68)

کہہ کر بھی دی ہے۔ یعنی آپ نہایت اعلی درجہ کے اخلاق پر قائم
ہیں۔ اور یہ اخلاق اور ذاتی حسن ولیافت ایساتھا کہ قرآن کریم
نے آپ کی ذات کو نور سے تشبیہہ دی اور فرمایا کہ جب آپ
کے ذاتی نور پر نورِ خداوندی فائز ہوا تو گویا نُورُ عَلَی نُورٍ کی
کیفیت پیدا ہوگئی۔

پھر جب آپ کے احسانات پر نظر کی جائے تو تمام بنی
نوع انسان کوممنونِ احسان کرنے کے لئے آپ کا یہ تنہا احسان
کافی ہے کہ آپ منگائی ﷺ نے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی راہ جمیں
مہیا فرمائی۔ یہ اتنابڑ احسان ہے کہ جس کی انتہا معلوم نہیں کی جا
سکتی اور اس احسان کی وجہ سے اگر ہم اپنی عمر کا ایک ایک لمحہ
بھی آپ کی شکر گزاری میں گزار دیں تب بھی کم ہے۔لیکن
آپ کے احسانات کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوتا، آپ کی سیرت
آپ کے احسانات کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوتا، آپ کی سیرت
کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بنی نوع انسان کی ہدایت
کے لئے اس قدر فکر اور پریشانی میں مبتلار ہے تھے کہ اللہ تعالیٰ
کو یہ کہنا بڑا کہ

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُواْ مُؤْمِنِيْنَ (مورة الشراء4:26)

کہ اے نبی کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ موں نہیں ہوتے۔ پھر اس سے بڑھ کر آپ مَنْ الْمُنْفِرُ اپنی امت کی فکر میں غرق رہتے تھے ان کے لئے دعائیں کرتے اور ان کی جملائی کے لئے کوشال رہتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرما تا ہے

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْنُ عَلَيْهِ مَا عَنِتُمْ حَرِيْضُ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمُ

(التوبه 5:128)

لیعنی اے مومنو تمہارا تکلیف میں پڑنا تمہارے نبی پرشاق گذر تاہے اور وہ تمہارے لئے خیر کابہت بھو کا ہے۔اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا (اور) بہت کرم کرنے والا نبی ہے۔

ہمارے نی منگالیّنِیَّا تو ہماری خیر کے اس قدر بھوکے تھے
کہ جب گزشتہ انبیاء کی طرح آپ کو ایک مقبول دعا کا حق
دیا گیا، یعنی آپ جو بھی مانگتے آپ کی دعا قبول ہوتی اور آپ
کو عطا کیا جاتا۔ آپ نے اپنا یہ حق بھی اپنی امت کے لئے
وقف کر دیا حضرات جانتے ہیں ہمارے نبی نے کیا مانگا؟ آپ
فرماتے ہیں کہ:

"ہر نبی کو ایک خاص دعائے مستجاب کا حق ہوتا ہے جو وہ کر تاہے، میں چاہتا ہوں کہ اِن شاء اللہ اپنی

اس خاص دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے رکھوں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب لکل نبی دعوة متجابة، حدیث 5945)

حاضرین کرام! ذرا غور فرمائیں کہ ہمارے آقا ہمارے مرشد ہمارے نبی منگافیڈیم کو ہم سے کمیسی محبت تھی اور ہماری کمیسی فرخت تھی اور ہماری کمیسی کوئی کہ اس دن جب مائیں اپنے بچوں کو نہیں بچچانیں گی اور کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہو گی، جس دن خدا کے سہارے کے علاوہ کوئی اور سہار المیسر نہیں ہو گا، اس روز ہم گنہگاروں کے لئے ،ہم خطا کاروں کے لئے ہمارا نبی منگافیڈیم کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری غلطیوں اور کو تاہیوں کو معاف کرنے کی درخواست کرے گا اور ہماری شفاعت کرے گا۔

ہم ایسے نبی سے کیوں محبت نہ کریں۔ ہم ایسے نبی کی راہ میں آئکھیں کیوں نہ بچھائیں۔ ہم اس کی شان میں قصیدے کیوں نہ گائیں۔

> سرے دارم فدائے خاک احمد ا دلم ہر وقت قربانِ محمد ا

ہماراسر کیوں نہ محمد صَلَّى لِلْيَّامِ كَى خاك پر فيدا ہو اور ہمارا دل

''رسول الله صلی الله علیه وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ کہہ المُحتا ہے۔ میں سی کہا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں المُحتا ہے۔ میں سی کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امرکی پوری

شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم نے کیا کیا۔ ورنہ کیابات تھی جو آپ کے لیے مخصوصاً فرمایا گیا۔

إِنَّ اللهُ وَمَلَاثِكَتهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيّ يَا اللَّهِ وَمَلَاثِكَ مَ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيّ يَا الَّيْهِمَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَسِي دوسرے نبی کے لیے یہ صدانہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو مجمد کہلایا صلی الله علیہ وسلم۔"

(ملفوظات_جلد اوّل، صفحه 421، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو آنحضرت مَنَّ اللَّيْرِ اللَّهِ اللهِ اللهِ عالَى ہے۔ اور اس محبت كالازى نتيجہ يہ ہوتا ہے كہ آپ كے لئے دل سے درود نكات ہے۔

اسی طرح محبت ِرسول مَنْ اللَّهُ عَمْ الدِر و و شریف کا آپس میں ایک اور گرو و شریف کا آپس میں ایک اور گرم اتعلق ہے جو نہایت لطیف اور مومنوں کے لئے عجب راحت اور سکون کاباعث ہے۔ اور وہ سے ہے کہ جب انسان محبت میں بڑھتے ہوئے اپنے محبوب کی کامل پیروی کرنے لگ جاتا ہے تو اس محبت اور کامل پیروی کی وجہ سے اس انسان کا اپنا آپ مٹ جاتا ہے اور اس میں محبوب ہی باقی رہ جاتا ہے۔

صوفیاء اس کو مرتبہ کنا ہے تعبیر کرتے ہیں جس کے بعد لقااور بقاکی منازل ہیں۔ چنانچہ امت کے ایک ظیم صوفی بزرگ حضرتِ جنید بغدادی رحمہ اللہ کے شاگر دِرشید حضرت ابو بکر شبلی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں کہ

'' مَنِّت کواس لئے محت کہتے ہیں کہ بیمجبوب کے علاوہ دل سے ہر چیز کو فناکر دیتی ہے۔''

(رسالەقشىرىيە،صفحە351)

گویا جب محب کااپنا کچھ نہیں رہتااوراس کااپناسب کچھ فناہو جاتا ہے تو محبت کرنے والے کی ذات میں محبوب منعکس ہونے لگتا ہے۔ اور اس کی ذات محبوب کاہی ظِل اور اس کی مثیل ہو جاتی ہے اور اس کا حصہ ثار ہوتی ہے۔

شعراء نے بھی اپنے انداز میں محبت کی اس اعلیٰ ترین منزل کو بیان کیا ہے۔ چنانچی خواجہ امیر خسرواس کیفیت کا نقشہ یوں تھینچتے ہیں:

من توشدم تومن شدی، من تن شدم توجال شدی تاکس نه گوید بعد ازین، من دیگرم تو دیگری

کہ اے میرے محبوب تیری محبت میں اب میرامجھ میں کچھ نہیں کہ اے میر المجھ میں کچھ نہیں رہا، میں تُو بین رہا، میں تُو بین الرہا، میں تُو بین الرہا، میں اور ہول اور تو اور ہے۔ تو میرا سکے بعد کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں اور ہول اور تو اور ہے۔ تو میر محبت کی آخری منزل ہے جس میں محب اور محبوب یک جان ہوجاتے ہیں اور ان میں ماہم کوئی فرق نہیں رہتا۔

ایسے ہی محبت رسول منگانگینا اور اتباع رسول میں بڑھتے ایک مون کی اپنی ہستی بالاتر ختم ہو جاتی ہے اور وہ اشخصرت منگانگینا کائی مثیل بن جاتا ہے اور آپ ہی کی ذات کاحصہ و جزو شار ہوتا ہے۔ لہذا خدا تعالی کاجوتعلق آنحضرت منگانگینا کی ساتھ ہے، ایسام و مون اس تعلق میں بھی حصہ دار مشہر تا ہے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ ہم جانتے ہیں، تاریخ گواہ عشہر تا ہے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ ہم جانتے ہیں، تاریخ گواہ عنی اللہ تعالی نے آنحضرت منگانگینا سے سب انسانوں سے بڑھ کرمجت کی۔ آپ پر رحمتوں منگانگینا سے سب انسانوں سے بڑھ کرمجت کی۔ آپ پر رحمتوں اور برکتوں کی الی بارش کی جواس سے پہلے بھی نازل نہیں ہوئی مقی۔ آپ کوہ مراتب عطام و نے جس کا گمان بھی انسانی عقل کے لئے مشکل ہے۔ اس موقع پر مجھے حضرت میں موجود دعلیہ کے لئے مشکل ہے۔ اس موقع پر مجھے حضرت میں موجود دعلیہ الصلوۃ وۃ والسلام گاایک الہائی شعر یاد آتا ہے:

ر تر گمان وہ ہم سے احماد کی شان ہے بر رحمق کی شان ہے دروحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 270 عاشیہ۔ جس کا غلام دیکھو میں الزمان ہے دروحانی خزائن، جلد 25 صفحہ 270 عاشیہ۔ دروحانی خزائن، جلد 25 صفحہ 270 عاشیہ۔

توانسان جب آمخصرت مَنَّ اللَّيْمَ کی محبت میں اور اتباع میں اس مقام تک پینچ جاتا ہے تو جو فیوض اور بر کات اس اعلی ترین مرتبہ کے نبی آ قائے دو جہان محمر مصطفیٰ مَنَّ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ عَلَیْ اللَّهِ وَلَى مِرا یک چیز ہے بڑھ تو تعلیم دی کہ میر می محبت میں بڑھو اور دنیا کی ہم ایک چیز ہے بڑھ کر مجھ سے محبت کرو تا تنہیں بھی ان فیوض و انعامات سے حصہ ملے جو خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔

مطبوعه 1907ء)

چنانچہ اس ختمن میں ایک بڑا عجیب واقعہ میں احادیث کی کتب میں ماتا ہے

حضرت عبداللہ بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ حضرت عمر سن خطاب کا ہاتھ تھا ہے ہوئے تھے۔ حضرت عمر سن خطاب کا ہاتھ تھا ہے ہوئے تھے۔ حضرت عمر سن خطاب اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا:

آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میر سے نہیں۔ اس کی شم جس کے قبض تدرت میں میری جان نہیں۔ اس کی شم جس کے قبض تدرت میں میری جان ہیں تمہار اایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک میں تمہار ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک حضرت عمر سے نیان قبل سے عرض کیا۔ اللہ کی شم! اب آپ محملے میر نے قس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اب ہے میر قسل ہے۔ بھی کامل ایمان کی حالت ہے۔ یعنی اب شعیک ہے۔ بھی کامل ایمان کی حالت ہے۔

(صحیح ابنخاری - کتاب الایمان والنذ ور،باب کیف کانت میمین النبی سَلَاللَیْزِمُ - حدیث 6632)

حاضرین جلسہ! یہاں تھوڑا سائھہر کرسو چیے کہ آنحضرت منگالیّنی جنہیں اللہ تعالی نے اپنا محبوب تھہرایا ہے انہیں کی دوسرے کی محبت کی کیا ضرورت ہے؟ انہیں اس کی ضرورت ہے جوچاہتا نہیں جمیں ضرورت ہے اور ہراس شخص کو ضرورت ہے جوچاہتا ہے کہ اللہ اس سے محبت کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ آخصرت منگالیّنی ہے محبت کرے اور آپ کی اتباع کرے۔ آخصرت منگالیّنی ہے کہ جب کوئی آخصرت منگالیّنی سے محبت کرے اور آپ کی اتباع کرے۔ کرے گا تو وہ آخصرت منگالیّنی ہے کہ جب کوئی آخصرت منگالیّنی ہے کہ جب کوئی آخصرت منگالیّنی ہے کہ جب کوئی آخصرت منگالیّنی ہو گا تو وہ آخصرت منگالیّنی ہو اللہ تعالیٰ نے آپ منگالیّنی ہو اللہ تعالیٰ نے آپ منگالیّنی ہو اللہ تعالیٰ نے آپ منگالیّنی ہو گاجو اور اسے اسی قرب الہی سے حصہ دیا جائے گاجو ترب منگالیّنی ہو کا موادا۔

اس پس منظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے جب ہم آخضرت سَلَّ اللَّیْ اللّٰ پر درود بھیجنے کے فلسفہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آخضرت سَلَّ اللَّیْ اللّٰ ہے محبت کرنے والا جب آخضرت سَلَّ اللَّیْ اللّٰ پر درود بھیجناہے اور آپ کے لئے رحمتیں اور برکتیں مانگتا ہے تو وہ دوسرے الفاظ میں خود اپنے لئے وہ

بر کات و فیوض ما نگ رہا ہوتا ہے کیونکہ اپنی ذاتی محبت کی بناء پر وہ آخضرت سَلَطَنظِ کے وجود کاہی حصہ اور جزو ہوتا ہے۔

م حضرت سی موعود علیه الصلوٰة والسلام اس فلسفه کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگرچہ آنحضرت مَنَّ اللَّهِمَّ کو کسی دوسرے کی دعاکی حاجت نہیں۔لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت ہے کہ حرحت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجو دکی ایک جزو ہوجا تا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولۂ پر ہوتا ہے۔ اور چونکہ تخصرت مَنَّ اللَّهِمُ پر فیضان محسرت احدیت کے برائتہ بایں اس کے درود بھینے والوں کو، کہ جو ذاتی محبت انتہا ہیں اس کے درود بھینے والوں کو، کہ جو ذاتی محبت انتہا ہیں اس کے درود بھینے والوں کو، کہ جو ذاتی محبت انتہا ہیں اس کے درود بھینے والوں کو کہ جو ذاتی محبت انتہا ہیں اس کے درود بھینے والوں کو کے جرکت چاہتے ہیں ، ب

یعنی جوجس قدر محبت میں سرشار ہو کر آنحضرت سَکَالَٰیْکَاوْ پر درود بھیجے گااور آپ سَکَالِنْیکَا کے لئے جمتیں اور برکتیں طلب کرے گاوہ ای قدر بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر ان برکتوں سے حصہ پانے والا ہو گا۔ بہی وجہ ہے کہ آنحضرت سَکَالِنْیکِا نے اپنے صحابہ ؓ اور اپنی امت کو بیعلیم دی کہ مجھے پر کثرت سے درود بھیجو کہ میری محبت میں جس قدر درود وسلام تم بھیجو گے اس سے کہ میری محبت میں جس قدر درود وسلام تم بھیجو گے اس سے بڑھ کر خدا تمہارے لئے برکتوں اور رحمتوں کے سامان کر بے گا۔ چنانچے حضرت ابوہریر ہے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت سَکَالُنْکِکُمُ فَالْمِیکُمُ اللہ کے فرایا:

مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (سنن النمائي، كتاب السمو، باب الْفَضْلِ فِي الصَّلاَةِ عَلَى النَّيِيِّ صلى الله عليه وسلم، حديث 1296) ليعني جو شخص مجھ پر ايك بار درود بيج گااس پر الله تعالى دس بار درود بيج گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت منگاللیَّمِ کی محبت میں فنا ہو کر درود پڑھنے والااصل میں اپنے لئے انہیں برکات اور فیوض کی دعاکر رہاہوتا ہے جو الله تعالیٰ نے آنحضرت

اس وجہ سے سورۃ الفاتحہ کے بعد درود شریف اتی بڑی دعا ہے کہ اس میں ساری دعائیں آجاتی ہے۔ درود شریف پریہ مقولہ صادق آتا ہے کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کاپاؤں۔ اس مقولہ صادق آتا ہے۔ اسی لئے ہر نماز میں درود شریف کے میں سب پھے آجاتا ہے۔ اسی لئے ہر نماز میں درود شریف کے پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اسی طرح دعا کرتے وقت سورۃ الفاتحہ کے بعد درود شریف پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے کیونکہ اگر یہ دعا قبول ہو جائیں گے۔ اسی طرح شرائط بعت کی شرط نمبر 3 میں بھی ''جی کریم مثل اللے کے درود تھیجے '' کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

محبتِ رسول مَنَّ النَّيْرَ عَلَى اور محبت رسول مَنَّ النَّيْرَ عَلَى سرشار هوکر آپ مَنَّ النَّيْرَ عَلَى ورود بَضِجَ کی یہ ایک نہایت ہی خوبصورت تعبیر ہے۔ اور اس کی سب سے اعلی و ارفع مثال ہمیں آپ مَنَّ النَّهِ عَلَم النَّهِ عَلَى اللَّهِ مَنْ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ اللَّهُ مَنْ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللْهُ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الْمُنْ الْمُنْ اللْمُنْ الْمُنْ اللْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ مُنْ اللَّهُ مِنْ ا

ايك جَداي عربى كلام يس فرمات بين: يَاحِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً فِيْ مُهْجَتِيْ وَمَدَارِكِيْ وَجَنَانِيْ

(آئينه كمالات اسلام ـ روحاني خزائن، جلد 5 ، صفحه 594)

اے میرے محبوب تیری محبت میری جان اور میرے حواس اور میرے دل میں سرایت کر چکی ہے۔ لینی میرااپنا کچھ نہیں ہرطرف توہی توہے۔

> پھر اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں: ہر تاروپو دمن بسراید بعشق اُو ازخو دتہی وازغم آں دلستاں پرم (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، عبلد 3، صفحہ 176)

آپ سُکَالَیْکِیْمُ کاعشق میرے وجود کے ہررگ و ریشہ میں سرایت کر چکاہے۔اور میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پر ہوں۔

چراپنار دونظوم کلام میں بھی جگہ جگہ اس کا ظہار کرتے ہیں۔ ہیں۔فرماتے ہیں:

نقشِ ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے اپنا ہر ذرہ تری راہ میں اُڑایا ہم نے دلبرا! مجھ کو قسم ہے تری یکائی کی آپ کو تیری محبت میں جھلایا ہم نے تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ اینے سینہ میں ہے ایک شہر بسایا ہم نے اینے سینہ میں ہے ایک شہر بسایا ہم نے

یہی عشق و محبت تھی کہ جس کی بناء پر آسان سے آپ کے حق میں گواہی نازل ہوئی کہ

ھٰذَا رَجُلُّ یُحِبُّ رَسُوْلَ الله له لیخیبُ رَسُوْلَ الله له لیخی یه وه آدمی ہے جورسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔
اس محبت میں سرشار ہو کر جب آپ نے آنحضرت منطَّلَیْنِمَ پر درود و سلام بھیجا تو آسان سے نور کی مشکیں نازل ہوئیں اور آپ کے وجود کو اندر باہر سے منور کر سینیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت مُلَّا ﷺ کُلُی پر درود جھینے میں ایک نمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرایقین تھا کہ خداتعالی کی راہیں نہایت وقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نمی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدابھی فرماتا ہے

وَا بْتَغُواْ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةِ تِ الكَ مدت كَ بعد كَشَفَى اور حالت مين مين نے ديوا كه دو سقّ آئ بين اور ايك بيرونی راستے سے اور ایک بيرونی راستے سے ميرے گھر مين داخل ہوئے اور ان كے كاندھوں پر نوركی مشكيس بين اور كہتے ہيں هذا مَاصَلَّیْتَ عَلَی مُحَمَّدِ مُنْ اَلَیْمُ اِنْ اَلَٰ اِلْمُ اِنْ اَلَٰ اِلْمُ اِنْ اَلَٰ اِلْمُ اِنْ اَلَٰ اِلْمُ اِنْ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اَلَٰ اِنْ اَلْمُ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اَلَٰمُ اِنْ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اَلْمُ اَلَٰمُ اِنْ اَلْمُ اَلْمُ اِنْ اَلْمُ اَلْمُ اللَّهِ اِنْ اَلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اِنْ اَلْمُ اللَّهُ اللّٰ الللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ الللّٰ الللّٰ اللللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ اللّٰ اللللّٰ الللّٰ الللّٰ

(حقيقة الوحي_ روحاني خزائن، جلد 22، صفحه 131)

میر محبت ِ رسول منگانیگی میں گندھی ہوئی اور درود شریف کی برکات ہے مصفیٰ ایسی نور کی مشکسی تھیں جنہوں نے قادیان کی ایک گمنام بستی میں رہنے والے مرزاغلام احمد صاحب کے ظاہر وباطن کو ایساروش کیا کہ ان میں کوئی ظلمت باتی نہیں رہی اور آپ مقام آپ مسیح ومہدی اور مجمد صطفیٰ منگانیگی کے خطاب اور بروز کے مقام پر فائز ہو گئے اور آپ کے وجود سے دوبارہ نورِ محمد گی کا انتشار ہونے لگا۔ بیساری برکتیں اور انعامات آپ کو محمد صطفیٰ منگانیگی کی محبت اور کامل اتباع میں سرشار ہوکر پڑھے گئے درودہی کی بدولت حاصل ہوئے۔

چنانچه حضرت مولانا عبدالكريم سيالكو ئي رضى الله تعالى عنه تحرير فرماتي ہيں:

"ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوة والسلام سے سنا۔ آپ فرماتے سے کہ درودشریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درج خدانے مجھے عطا کے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آخصرت مَنَّ اللَّهِ اَلَّمْ کی طرف فیوض عجیب نوری شکل میں آخصرت مَنَّ اللَّهُ اِلَمْ اللهُ تعالیٰ کے جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جاکر آخصرت مَنَّ اللَّهُ اِلَمْ کے سینہ میں جذب ہوجاتے ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقد ار لا انتہا نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقد ار کو کہنچتی ہیں۔ یقینا کوئی فیض بدوں وساطت آخصرت مَنَّ اللَّهُ مِنْ اللهُ مَنَّ اللَّهُ عَلَیْ اللهِ کَا اللهِ مَنَّ اللَّهُ عَلَیْ اللهِ کَا کَا اللهِ کَا کَا اس عَرْ اللهِ تعالیٰ کا میں اور فضل حاصل کر ناچاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ فیض اور فضل حاصل کر ناچاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ ویکش میں میں اس فیض میں میں وہ کرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں میں جرکت پیدا ہو۔ "

(اخبار الحکم قادیان۔جلد 7،نمبر 8،صفحہ 7۔ پرچہ 28/ فرور ی 1903ء)

یعنی آپ نے جو پایا محبت رسول منگانی آپ اور اتباع رسول منگانی آپ میں فنا ہو کر درود شریف کی برکت سے پایا حضرات حضرت میچ موعود علیہ الصلاق والسلام کی اکمی ذات ہی محبت رسول منگانی آپ اور درود شریف کی افادیت اور اہمیت کو ثابت کرنے کے کافی وشافی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتادیا مقا کہ کُلُّ بَرَکَةٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی الله عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کہ ہم ایک فیض اور ہرایک برکت محمد منگانی آپ میں ہو کر ہی حاصل ہو سکتی ایک فیض اور ہرایک برکت محمد منگانی آپ میں ہو کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے مل سے ہمیں سیسطھایا کہ:

ایک فیض اور ہرایک برکت محمد منگانی آپ میں سیسطھایا کہ:

ایک فیض اور ہرایک کر قانون اور محمد منگانی آپ انہوں کے منگانی آپ کے ایک فیم کا سے ہمیں سیسکھایا کہ:

یعنی اگرتم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدح و ثنا کرے۔ تو تم سچے دل سے محمد منگاللیکم کے ثنا خوان بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدح و ثناء کرے گااور کروائے گا۔

توحفرت میچ موعود علیه الصلوٰة والسلام نے اپنے عمل سے ہمیں سیکھایا ہے کہ ہر برکت اور ہرفیض کا منبع محبت رسول سکا اللّٰیکِمُ اور اتباعِ رسول سَکَا اللّٰیکِمُ ہے اور جو یہ فیض حاصل کر ناچاہتا ہے وہ درود شریف میں دوام اختیار کرے کہ بجز اسکے فیض حاصل کرنے کی کوئی راہ نہیں۔

حاضرین کرام! خود رسول الله عَلَّالَیْمُ نے اور اس زمانه میں حضرت سیج موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبت رسول عَلَّالَیْمُ مِنْ میں سرشار ہو کر درود شریف پڑھنے کی کئی برکات کشرت سے گنوائی ہیں۔

- اگر کوئی چاہتاہے کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں اور نیکیاں بڑھ جائیں اسے چاہیے کہ درود پڑھے۔
- (منداحم:16399)
- اگر کوئی چاہتاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کی راہ پر ڈال دے اسے چاہیے کہ وہ درود پڑھے۔
- (سنن ابن ماجهة:908)
- اگر کوئی نجات اُخروی چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ درود پڑھے۔

(دُرٌ منثور بحواله رساله درود شريف بصفحه 158)

اگر کوئی چاہتاہے کہ اسے قیامت کے روز آنحضرت من اللہ علیہ کہ وہ درود من اللہ علیہ کہ وہ درود براھے۔

(جامع ترمذی: 484)

• اگر کوئی چاہتا ہے کہ روز قیامت اسے رسول کریم مُلَّ عَلَيْدِيَّا کی شفاعت نصیب ہوتو اسے چاہیے کہ وہ درود پڑھے۔

(جلاء الافهام بحواله رساله درود شريف، صفحه 162)

• اگر کوئی چاہتاہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں تواسے چاہیے کہ وہ درود شریف پڑھے۔

(جامع ترمذی: 593)

• اگر کوئی اپنی تنگی دور کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ درود پڑھے۔

(جلاءالافهام يحواله رساله درود شريف،صفحه 172)

• آج کل ڈپریشن اور دماغی پریشانیال لاحق ہوجاتی ہیں اگر کوئی ان سے نجات چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ درود شریف پڑھے۔

(جلاءالافهام بحواله رساله درود شريف ،صفحه 173)

• اگر کوئی چاہتاہے کہ اس کا حافظہ تیز ہوجائے تواسے چاہئے کہ وہ درود شریف پڑھے۔

(جلاءالافهام بحواله رساله درود شريف،صفحه 173)

• جوچاہتاہے کہ دنیاو آخرت میں مقام محمود پر فائز ہو جائے تواسے چاہیے کہ وہ درود پڑھے۔

(مكتوبات احمرً جلد 5، صفحه 3 بحواله رساله درود شريف،

سنى 125)

• جوغمول اور پریشانیول سے نجات چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ درود شریف پڑھے۔

(رساله تشهيذ الاذبان - جلد 1 بحواله رساله درود شريف، صفحه 131)

• اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے استخارے میں بشارت حاصل کرناچاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ درود پڑھے۔

(سيرت المهدى ـ روايت نمبر 708)

اگر کوئی چاہتا ہے کہ اسے رسول کریم سگالٹیٹر کی

زیارت نصیب ہوجائے تواسے چاہئے کہ وہ درود پڑھے۔

(مکتوبات _ جلد 5، صفحه 6-7)

غرض ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی دعا درود شریف میں آ جاتی ہے۔

لیکن حضرات درود شریف کی قبولیت کے لئے پہلے نبی
اکرم مُنَا اَلَٰیْا کی محبت اور آپ کی اتباع میں جس قدر ممکن ہو
سکے بڑھنا ضروری ہے حضرت سے موعود علیہ الصلاق والسلام
درود شریف پڑھنے کا صحیح طریق اور اس کی غرض بیان کرتے
ہوئے فرماتے ہیں:

'' یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہرایک عمل رہم اور عادت کی آلود گی سے بکلّی پاک ہوجائے۔اور دلی محبّت کے پاک فوّارے سے جوش مارے۔''

لینی درود صرف رسم اور عادت کی بناء پر نه پڑھا جائے۔ ہر فرماتے ہیں:

"درود شریف اس طور پرنه پڑھیں کہ جیساعام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب جضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے پچھ کامل خلوص ہوتا ہے نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے بر کات الہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنایہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنخضرت صلی الله علیہ وسلم اس درج تک پہنچ گیا ہے کہ ہر گز اپنادل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسافر دبشر گزراہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسافر د آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔" کوئی ایسافر د آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔"

یعنی بیر محبت الی ہو کہ بہت سوچنے کے بعد بھی کبھی دل میں بیر خیال پیدانہ ہو سکے کہ کوئی شخص آنحضرت سلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایساتھا یا کبھی آئندہ پیدا ہوسکتا ہے جس سے اس شدت سے محبت کی جا سکے یا کوئی ایسافرد آنے والا ہے جو اس سے تی کرے گا۔

(باقی صفحہ 36)



رسول کریم صلی الله علیہ وآلہ وسلم دور جدید کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں

مكرم پروفيسرمولاناعبدالسمع خال صاحب، جامعه احديد گھاناانٹرنیشنل

آج سے چودہ سوبرس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن عظیم کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے اپناعظیم الشان بر ہان اور نور نازل فرمایا۔

> يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانُّ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۞ (مورةالناء4: 175)

تمام سابقه انبیاء کی شانیں اور کمالات آپ کی ذات میں جمع کر دیئے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (سورةالانعام6:91)

سب سابقه الهامی کتب کی تمام ابدی صداقتیں قرآن کریم میں اکٹھی کر دیں۔

فِيْهَا كُتُبُّ قَيِّمَةٌ (سورة البينه 4:4)

مهرختم نبوت رسول الله صلى الله عليه وسلم كم التص ميس دى ـ
وَلُّكِن رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

(سورة الاحزاب 41:33)

ايك كالل ابدى شريعت كاتان آپ كى سر پر ركھا۔ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (مورة المائدة 4:5)

ہراسود واحمر کے لئے آپ کومبعوث فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (مورة بِا34:29)

کا امتیازی نشان آپ کوعطا کیااور رسول کریم صلی الله علیه وسلم کوزندگی کے ہر دور سے گزار کر ہوتتم ہر مرتبہ اور ہر عمر کے

انسان کے لیے ہمیشہ کے لیے اسوہ حسنہ بنادیا۔

تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا (مورة الفرقان 2:25)

آج کاانسان سوال کرتاہے کہ کیا آپ اس دور جدید کے لئے بھی اسوہ ہیں توخد اکہتاہے کہ ہاں آپ ہر دور کے لئے نمونہ ہیں کیو نکہ آپ کادین اسلام دین فطرت ہے اور انسان کی فطرت نہیں بدلتی اور خالق کا کنات نے انسان کی اس فطرت کو ملحوظ رکھ کر ابد الآباد تک کے لئے قر آن نازل کیا ہے یہی قائم رہنے والادین ہے۔

فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ ذُلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (مورةالروم 31:30)

اس کئے اللہ نے آپ کی شریعت اور سنت کو دائی زندگی بخش دی ہے وہ قرآن کی عملی تفسیر ہے جو ہر زمانہ میں غور وفکر کے ساتھ نئے جلوے د کھاتی رہے گی۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِثُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (مورةالخل6:45)

وہ ایسا تنجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں انسانی فطرت کی گہرائیوں میں پیوست ہیں اور شاخیں ہستی باری تعالیٰ سے باتیں کر رہی ہیں۔

> كُلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتُ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (مورةابرائيم 25:14)

وہ نور مجسم ہے جو ہر تاریکی کو روشنی میں بدلتی رہے گی۔

كِتَابُّ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِثُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (مورةابراتيم2:14)

انہی فضائل کے نتیجہ میں رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو اسوہ کاملہ قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرما تا ہے۔

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا

(سورة الاحزاب22:33)

یعنی تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک عمدہ نمونہ موجود ہے ہراس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

اس حقیقت کی ایک نا قابل تر دید دلیل و عظیم سچائیاں ہیں جن کوانسان نے صدیوں کی محنت اور تجربے کے بعد تلاش کیا گر جن کو انسان نے صدیوں کی محنت اور تجربے کے بعد تلاش کیا گر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سوسال پہلے بیان کر دی تھیں وہ سچائیاں انفرادی بھی ہیں اور اجتماعی بھی۔ خاند انی بھی اور قومی اور بین الا توامی بھی۔ آئے ان کا جائزہ لیتے ہیں اور ذاتی زندگی سے شروع کرتے ہیں۔

صفائی اور دور جدید کی تحقیق

انسان کے ہزاروں سال کے سفر کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کی انفرادی اور قومی ترقی کا آغاز صفائی سے ہوتا ہے جسم کی صفائی، ماحول کی صفائی اور خیالات کی صفائی۔ اور یہ سارے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں سائنسدان کہتے ہیں کہ اکثر بیاریاں گندے ہاتھوں اور گندے منہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ 90 فیصد بیاریوں کے جراثیم منہ اور دانتوں میں پلتے ہیں صابن سے ہاتھ دھونے کی تحریک کے باعث دنیا میں ہیضنہ کی بیاری میں کی تاری کا میں کے باعث دنیا میں ہیضنہ کی بیاری میں کی تا کہ ہرسال 15 اکتوبر کو ہاتھ میں 50 فیصد کی واقع ہوئی ہے اسی لئے ہرسال 15 اکتوبر کو ہاتھ

اور پھر فرمایا وضو میں اپنے اعضاء کے ساتھ اپنے خیالات بھی پاک کر و اور دعا کر و کہ:

> اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ-

(جامع ترمذی - کتاب الطہارۃ ،باب مایقال بعد الوضوء حدیث نمبر 50) اے اللہ! مجھے تو بہ کرنے والوں میں سے بنااور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے بنادے ۔

اس کو آج کاانسان positive thinking کہتا ہے۔ فرمایاان پاک خیالات کے ساتھ نماز پڑھو جو ورزش کے طور پر بھی نہایت اہم ہے اور جسم کے تمام اعضاء کے لئے اکسیر ہے۔ فرمایا نماز سے والیسی پرخدا کے دربار سے تمام انسانوں کے لئے سلامتی کا پیغام لے کر آؤ۔ دائیس جانب بھی السلام علیم ورحمۃ اللہ کھواور بائیس جانب بھی یعنی مشرق کے لئے بھی اور مغرب کے لئے بھی۔ انہی تحفوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر گھر میں داخل ہوتے ہیں۔

عائلی زندگی کے لئے نمونہ

آج کاانسان عائلی زندگی کے حوالہ سے سے بہت بدامنی کا شکار ہے رسول اللہ فرماتے ہیں۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي (ابن ماجه- كتاب الذكل، باجس معاشرة النساء حديث نمبر 1977)

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل وعیال سے سن سلوک کرنے والا ہوں۔

حضرت عائشه رضى الله تعالى عنها فرماتى ہيں۔

كان ضحاكا بساما

جب رسول الله گھر میں داخل ہوتے تو ہنتے مسکراتے کلکھلاتے ہوئے داخل ہوتے۔ بے پناہ مصروفیات کے باوجو د گھر کے کام کاج میں حصہ لیتے۔ کپڑے اور برتن دھو لیتے صفائی کر لیتے جانوروں کاخیال رکھتے کوئی بلاتا تولیدک کہہ کر مخاطب ہوتے ہیدوہ گھرتھے جو جنت ارضی کامنظر پیش کرتے تھے۔ ہوتے ہیدوہ گھرتھے جو جنت ارضی کامنظر پیش کرتے تھے۔ (منداحمہ، حدیث نمبر 33756۔ شفاعیاض باب تواضعہ)

اسلام اور آنحضرت صلى الله عليه وسلم سيحشق

منظوم كلام حضرت اقدس مسيح موعو دعليه الصلوة والسلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے کوئی دیں دین محمر سانہ پایا ہم نے کوئی مذہب نہیں ایبا کہ نشاں دکھلاہے یہ ٹمر باغ محد سے ہی کھایا ہم نے ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا نور ہے نور اٹھو دیکھو سایا ہم نے اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے جل رہے ہیں یہ سبھی بعضوں میں اور کینوں میں باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے آؤ لوگو! كه يهبيل نور خدا ياؤ كـا! لو تہہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے آج ان نوروں کا اِ ک زور ہے اِس عاجز میں دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

(درهشین اردو)

دھونے کاعالمی دن منایا جاتا ہے اور دن رات میں کم از کم دوبار دانت صاف کرنے کامشورہ دیا جاتا ہے۔

ہمارے آ قاومولاعالمی رسول نے اپنے مذہب کی بنیاد صفائی اور نظافت پر رکھی ہے آپ نے فرمایا

بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى النَّظَافَةِ (الثفاعياض، علداول، صفحہ 39)

یعنی میرے دین کی بنیاد صفائی اور پاکیزگی پر ہے۔
اسلام پہلا اور واحد مذہب ہے جس میں صفائی کو ایمان
اور شریعت کا حصہ بنایا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پانچ نمازوں کے لئے پانچ دفعہ وضو کا حکم دیا جس کے مرکزی
اجزاء ہاتھ، منہ ،چہرہ، ناک، کان، آئکھیں، باز واور پاؤں ہیں۔
دن میں پانچ دفعہ وضو کرنے کے لئے بیسیوں دفعہ ہاتھ دھونے
دن میں پانچ دفعہ وضو کرنے کے لئے بیسیوں دفعہ ہاتھ دھونے
پڑتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت
کیلئے گراں نہ ہوتا تو میں دن میں پانچ دفعہ مسواک کرنے کا

(صحيح بخاري - كتاب الجمعة ،باب السواك يوم الجمعة حديث نمبر 838)

آپ صبح تبجد کے وقت بھی اٹھتے توسب سے پہلے دانت صاف کرتے۔

(صحیح بخاری - کتاب الجمعة ، باب السواک یوم الجمعة حدیث نمبر 840) اور وفات سے تھوڑی دیر قبل بھی آخری عمل مسواک تھا۔ (صحیح بخاری - کتاب المغازی ، باب مرض النبی ووفائنہ حدیث نمبر 4084)

فرمایا: نَظِّفُوْا أَفْنِیَتَكُمْ -اپنے گھروں کو بھی صاف تقرار کھو۔

(جامع ترمذي - كتاب الادب، باب في النطافة حديث نمبر 2723)

وبازدہ علاقے کے متعلق فرمایا کہ اس سے باہر نہ نکلو اور اگر باہر ہو تو اس کے اندر نہ جاؤ۔

إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوْا مِنْهَا (صحى بخارى - كتاب الطب، باب فى الطاعون مديث نمبر 5728)

یہی بات آج سارے سائنس دان اور ساری حکومتیں کہہ ربی ہیں۔

مکرم چوہدری جاوید میع صاحب کامخضر ذکر خیر

مكرم اكبر مقبول احمد صاحب

یہ امر ہمارے خاندان کے لئے انتہائی افسوس اور صدمہ کا موجب ہوا کہ اچا نک برادرِ محترم چوہدری جاوید ہے صاحب، پیس ولئے ویسٹ 2 جولائی 2022ء بروز ہفتہ 6 سال کی عمر میں بقضائے اللی وفات پا گئے۔ إِنَّا لِللهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ الن کے لیسماندگان میس ان کی اہلیہ محترمہ سعد سے طاہر صاحب اور ان کے 3 بی حاشر سمیج (19 سال)، عائزہ سمیج (18 سال) اور طاہر سمیج (15 سال) شامل ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ سعد سے طاہر صاحب، مرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمد سے کی جانجی ہیں۔

جاوید مین صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسی سے۔ 7 ر جولائی کو نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الاسلام میں ان کی نماز جنازہ کرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ پیس ویلے نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد سے احباب جماعت اور خواتین نے شرکت کی۔ مرحوم کے بعض اعز اوا قارب امر یکہ اور یو کے سے بھی آئے موسوئے سے ۔ اگلے روز 8/جولائی کو ان کی تدفین بر یمپیٹن میموریل گارڈن میں ہوئی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمد سے کینیڈانے دعاکر آئی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں مخلصین شامل سے۔ دعاکر آئی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں شخصین شامل سے۔

مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی تھے جنہوں نے ذاتی طور پر اپنی پوری زندگی جماعت کی خدمت کرتے ہوئے گزاری۔ جاوید صاحب ایک نہایت ہی شفیق اور بہت محبت کرنے والے شوہر، باپ، بھائی اور دوست تھے۔ وہ نہایت خوش مزاح، منکسر المزاح، اپنوں اور غیروں کے لئے انتہائی جمدر دی کا جذبہ رکھتے تھے۔

جاوید میچ چوہدری صاحب نے کیلیفور نیاسٹیٹ یو نیورسی، لانگ بچ سے الیکٹریکل اور بائیومیڈیکل انجینئر نگ میں ڈگری حاصل کی۔ وہ 2007ء میں امریکہ سے کینیڈا منتقل ہوئے سے اور پیس ویلج میں آباد ہوگئے۔ بعد میں انہوں نے وکیل

کے طور پر جماعت میں وقف کرنے کی نیت سے قانون کی ڈگری (LL.B) حاصل کرلی ۔

جاوید میں چوہدری صاحب، مکرم چوہدری عبد اسیم خادم صاحب کے بیٹے تھے جنہوں نے فضل عمر ڈسپنسرین، کراچی پاکستان کے جزل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں، وہ او لین اسیران راو مولا میں سے ایک تھے جنہیں شدیدظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا۔



مکرم جاوید مهیع چو ہدری صاحب

جاوید سمین چوہدری صاحب، مرم کیپٹن ڈاکٹر طاہر احمد صاحب کے داماد سے جنہوں نے افریقہ کے ملک گیمبیا میں نصرت جہاں اسکیم کے تحت ڈاکٹر کے طور پر وقف کی خدمات انجام دیں۔

14 رجون 2013ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ است الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جادید سیج صاحب کے خاندان کا تعارف کر ایا اور ان کے چھوٹے بھائی چو ہدری حامد سیج شہید کی شہادت اور ان کے دادا چو ہدری عبدالرجیم صاحب کی قربانیوں کاذکر کیا کہ جب ان کے دادا نے احمدیت قبول کی تو انہیں شدید اذیت کا سامنا کر نا پڑا۔ حضور نے مزید ارشاد فرمایا کہ وہ ثابت قدم رہے اور کوئی بھی چیزان کے ایمان کو متزلزل

ہ کر سکی ۔

جاوید منع حضرت مسیح موعود علیه الصلاة والسلام کے صحابی حضرت چوہدری محمد اساعیل اور حضرت شیخ عبدالرشید بٹالوی رضی اللہ عنہا کے پڑنواسے متھے۔

جاوید می پر چلتے ہوئے جماعت کے سرگرم خادم رہے۔ وہ اس وقت پیس وی ویسٹ جماعت کے سرگرم خادم رہے۔ وہ اس وقت پیس وی ویسٹ جماعت کے جزل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے اور ہمیشہ اپنی ذمہ داریال نہایت مستعدی اور لگن سے انجام دیتے تھے۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوۃ کے پابند اور تہد گزار، نیک، صالح، زاہد وعاہد تھے۔ اللہ تعالی سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم رمضان کے روزوں کے بعد شوال کے روز سے بھی گہری باقاعد گی سے رکھا کرتے تھے۔ انہیں خلافت سے بھی گہری محبت اور عقید سے تھی۔

وفات کے وقت وہ جماعت کی خدمات انجام دینے کے لیے جارہ سے تھے کہ اچا تک گر پڑے اور ان Heart Arrestb ہوگیا اور پیش ہولا کے حضور پیش ہوگیا اور پھر سنجسل نہ سکے اور اپنی جان اپنے مولا کے حضور پیش کر دی۔ انہیں اسلام احمدیت کی خدمات کے لیے ہمیشہ یا در کھا جائے گا، جو ہمیشہ ان کی اولین ترجیح رہی تھی۔

چند تاثرات

• تحرم امتیاز احمرسرا صاحب ریجنل مبلغ سلسله پیس ویلج تحریر کرتے ہیں:

جاوید می صاحب ایک نهایت فیق اور علیم طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت تھے۔ آپ نهایت منگسر المزاح شخصیت کے مالک تھے۔ خلافت سے سچی محبت رکھتے۔ جماعت کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش پیش رہتے۔ وہ عرصہ در از سے جماعت میں مختلف حیثیت میں خدمت کرتے۔ کرتے رہے۔ واقفین اور مربیان کی بہت عزت کرتے۔

سمیع صاحب کا خاکسار کے ساتھ ایک محبت کا تعلق تھا۔ خاکسار کی پیس ویلی میں تقرری کے بعد سمیع صاحب کے ساتھ قریب سے خدمت کی توفق ملی۔ آپ بہت منظم طور پر کام کرنے کے عادی تھے۔ اجلاساتِ عام کے پروگرامز بڑی محنت اور شوق سے تیار کرتے اور کوشش کرتے کے زیادہ سے زیادہ لوگ پروگرام میں شامل ہوں۔ آپ ایک بہت اجھے مقرر سے اور تقریری مقابلہ جات میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے۔

ایک مرتبہ خاکسار ایک تقریری مقابلہ میں بطور جج کے فراکض اداکر رہاتھا مقابلہ میں سمیع صاحب کی تقریرسب سے بہترین تھی مگر جب پوزیشنز کااعلان کیا توان کی تیسری پوزیشن کااعلان ہوا۔ سمیع صاحب نے بڑی بثاشت کے ساتھ اس کو قبول کیا۔ خاکسار اس اعلان پر حیران ہوااور انتظامیہ سے درخواست کی کہ دکھ لیں کہ نمبر جمع کرنے میں تو غلطی نہیں ہوگئ۔ جب چیک کیا تو سمیع صاحب کی پہلی ہی پوزیشن بنتی تھی۔

جبان سے اس بات پر معذرت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ پوزیش سے کیا فرق پڑتا ہے اصل بات ہے کہ مقابلہ میں شمولیت ہوگئی۔ الحمد لله!

الله تعالی مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین!

• مکرم طارق مسعود شبلی صاحب لو کل امیر پیس ویلی تحریر کرتے ہیں:

مرحوم جاوید سمیع صاحب گونال گوں صلاحیتوں کے مالک سے پیس ویلج میں مقیم سے ۔ اس تمام عرصہ میں کوئی نہ کوئی جماعتی خدمت اداکرتے رہے ۔ حال میں پیس ویلج ویٹ کے جنرل سیکرٹری سے ۔ بہت خوش طبع اور نیم خو سے ۔ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے نیز جماعتی کاموں میں پیش پیش سے ۔ نظام جماعت کی اطاعت کو ہمیشہ مقدم رکھا، بہت جلیم الطبع سے ۔ جماعتی میڈنگز میں با قاعد گی سے شمولیت کرتے سے ۔ اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاکر ہے ۔

• مكرم نصير احمد گورايه صاحب صدر حلقه پيس ويلج ويسٺ

لکھتے ہیں:

جاوید کی صاحب جنرل سیرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے سے۔ وہ ہمیشہ اپنی بہترین صلاحیتوں اور بہترین طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دیتے سے۔ جب بھی مجھے ان کی ضرورت پڑتی تھی وہ ہمیشہ دستیاب ہوتے سے۔ انہوں نے ہمیشہ عالمہ میٹنگ کو وقت پر بلایا اور کووڈ۔ کے دوران ورچوئل میٹنگز کے لئے لنک کابند وبست کیا۔ اسلام احمدیت کے لیے ان کی خدمات کو ہم ہمیشہ یا در کھیں گے۔

• مكرم اعجاز احمد چهه صاحب نائب مهتم مقامی انصار الله لکھتے ہیں:

جاوید می صاحب جماعت کے انتہائی متقی اور عاجز عہد یدار سے آپ کو خلافت سے گہری محبت شی اور وہ ایک عہد یدار کی حیث سے اپنی ذمہ دار یوں میں بہت مستعد سے وہ جماعت کے ارکان کے ساتھ ہمیشہ بہت صبر و تحل سے کام لیتے شی اور جو بھی مسئلہ پیش آ تا اسے عاجزی سے مل کرتے سے جس زمانہ میں میں قائد مجلس اور زعیم حلقہ خدام الاحمد یہ پیس ویکی ویٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا تھا، جاوید سے صاحب کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا تھا، جاوید سے صاحب کے ساتھ میری تمام بات چیت بہت خوشگوار اور آسان رہی وہ میں بہت مہر بان اور مخلص انسان سے، اللہ ان کے درجات کو جنت میں باند کرے۔ آمین!

• مکرم شیخ عبدالودود صاحب سیکرٹری اشاعت جماعت احمد یہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں:

جاوید می صاحب بک سٹال جلسہ سالانہ ٹیم کے ایک اہم رکن تھے۔مرحوم اپنی ذہر دار یوں کو بے حد اخلاص اور خوش مزاجی سے اداکرتے تھے۔ اپنے بچوں کی تربیت کے لئے ان کو بھی ڈیوٹی پر اپنے ساتھ لاتے اور مختلف جماعتی کاموں میں ان کو شامل کرتے تھے۔

• مكرم مولاناانعام الحق كوثر صاحب شنرى انجارج جماعت احمدية آسرُ يليالكھتے ہيں:

جاوید میچ صاحب بہت خوش طبع انسان تھے۔ میرا لاس اینجلس امریکہ میں تقرری کے دوران ان سے بہت دوئتی کا تعلق رہا۔جماعت کا ہر کام نہایت خوش اسلوبی اور جانفشانی

سے سر انجام دیتے تھے۔ ہر وقت ہر کسی کی مدد کے لئے تیار رہتے۔ وہ اور ان کے بچے ہمیشہ میر کی دعاؤں کا حصہ رہے ہیں اور رہیں گے۔

نماز جنازه حاضروغائب

مرم منیر احمد صاحب جادید پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفة اسیح الخامس اید ہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز تحریر کرتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے 14 سمتبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دو پہر اسلام آباد، ٹلفورڈ میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر مکرم رشید صادق امینی صاحب ابن مکرم احمد صادق امینی صاحب، (بریڈفورڈ ۔ یوے) کی نماز جنازہ حاضر اور سات مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

5- مکرم چوہدری جاوید سمیع صاحب ابن مکرم چودھری عبد السیع خادم صاحب، کینیڈا

2/ جولائی 2022ء کو 6 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔
اِنَّالِیْٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مِرحوم حضرت میں موقود علیہ الصلاۃ والسلام کے صحابہ حضرت چوہدری محمد اساعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت شیخ عبد الرشید بٹالوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑنواسے میں مرحوم مکرم چوہدری عبد السمیع خادم صاحب کے بیٹے میں جنہوں نے فضل عمر ڈسینسر پزکراچی کے صاحب کے بیٹے میں جنہوں نے فضل عمر ڈسینسر پزکراچی کے سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور اسیر راو مولی بھی سیکرٹری کے طور پر خدمت ہے بالا رہے میں ویلی ویسٹ جماعت کے جزل سیکرٹری کے طور پر خدمت ہے بالا رہے میں صوم وصلاۃ کے بیابند، بہت خوش مزاح، عاجز اور اپنوں اور غیروں کے لیے انتہائی بیابند، بہت خوش مزاح، عاجز اور اپنوں اور غیروں کے لیے انتہائی بیدردی کا جذبہ رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان شھے۔ اللہ تعالیٰ سے پختے تعلق اور خلافت سے گہری محبت اور عقید سے تھی۔ لیسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ (سہ روزہ الفضل انٹر نیشنل لندن۔ 3 راکتوبر 2022ء)

احباب دعاکریں اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری جادید سی صاحب مرحوم کے لو احقین اور تمام اعزادا قارب کو صبر جمیل بخشے۔ ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطافر مائے اور مرحوم کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!



تىسرادن-7رجولائى2022ء بروزاتوار

جلسه سالانه کینیڈا کا آخری اور اختامی اجلاس بروز اتوارش گیارہ بج مکرم ملک لال خال صاحب امیر جماعت احمد یہ کینیڈا کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہواجو مکرم حافظ منصف انعام راجپوت صاحب نے کی۔ ان آیات کا انگریزی تر جمہ مکرم احد صفی اللہ راجپوت صاحب اور اردو تر جمہ مکرم احد صفی اللہ راجپوت صاحب نے پڑھ کرسنایا۔ اس کے بعد مکرم طارق رشید الدین صاحب نے حضرت سے موعود علیہ الصلاق والسلام کے شیریں صاحب نے حضرت سے موعود علیہ الصلاق والسلام کے شیریں کلام سے ظم "وہ خدااب بھی بنا تا ہے جسے چاہے کلیم" ترنم سے سائی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم آدم عابد الیگر نگر رصاحب لو کل مشنری وان نے پڑھ کرسنایا۔

تقرير مكرم شاہدمنصور صاحب

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم شاہد منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت جماعت احمد یہ کینیڈانے انگریزی میں ''شادی کی سنت:انسانی معاشرہ کی حفاظت کا ایک ذریعہ ''کے بڑے اہم موضوع پر کی۔انہوں نے کہا کہ آزادی کے نعرہ کے نتیج



مكرم شاہدمنصور صاحب

میں معاشرہ میں اخلاقی اور جنسی ہے رہ روی بہت بڑھ گئ ہے۔
سوشل میڈیا اور فون کی دستیا بی نے پچوں تک خطرناک مواد کی
پہنچ آسان کر دی ہے۔ یہی بچ بلوغت تک پہنچتے بہنچتے ہو ۔
روی کے بہت سے تجر بات سے گزر چکے ہوتے ہیں۔ ان کی
اکثریت شادی کی ذمہ داری اٹھانے کو تیار نہیں۔ انہوں نے
والدین پر زور دیا کہ پچوں کی تربیت پر خاص طور پر زور دیں
اور ان کی بلوغت تک پہنچنے پر ان کی شادی کا انتظام کریں تا کہ
وہ نہ صرف گناہوں سے بچ سکیس بلکہ معاثی ، معاشرتی ، ساجی ،
وفت ہی ممکن ہوگاجب ہم روزمرہ کے عائل مسائل کے بڑھتے
وقت ہی ممکن ہوگاجب ہم روزمرہ کے عائل مسائل کے بڑھتے
ہوئے رجانات کے سد باب کے لئے سید نا حضرت خلیفۃ آسے
ہوئے رجانات کے سد باب کے لئے سید نا حضرت خلیفۃ آسے
معل کریں گے۔

تقريب تقسيم انعامات

اس تقریر کے بعدمر کزی شعبہ تعلیم کی طرف سے قشیم

انعامات کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب کینیڈانے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیا بی حاصل کرنے والے 61 طلبامیں میڈلز اور اسنادتقسیم کئے۔ جب کہ ستورات کی جلسہ گاہ میں ایک میڈلز اور اسنادتقسیم کئے گئے۔ دن قبل 142 بچیوں میں ایسے میڈلز اور اسنادتقسیم کئے گئے۔ تقریر مکرم رانا نجیب اللہ ایاز صاحب مربی سلسلہ اس تقریب کے بعد مکرم رانا نجیب اللہ ایاز صاحب مربی سلسلہ سلسلہ کینیڈانے "محبت رسول اللہ مُنَّ اللَّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ مَنَّ اللَّهُ اللهِ اللهِ مَنَّ اللَّهُ اللهِ اللهِ مَنَّ اللهُ اللهُ مَنَّ اللهُ اللهُ مَنَّ اللهُ اللهُ مَنْ اللهُ اللهِ مَنْ اللهُ اللهِ مَنْ اللهُ اللهُ اللهُ مَنْ اللهُ ال

میجنے کی ہدایت کی ہے۔اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے لئے آخصور مُنَّا اللّٰهِ عَلَیْمُ کُلُم وسیلہ بنا ناضروری ہے اور آخصور مُنَّا اللّٰهِ عَلَیْمُ کُلُم وسیلہ بن سکتے ہیں جس کو آپ سے دلی محبت ہواور اس محبت کے اظہار کا ذریعہ آپ پر درود بھیجنا ہے۔للہذا ہمیں آخصرت محمد مُنَّا اللّٰہُ عَلِیْم پر کر ثبت سے درود بھیجنا چاہئے تا کہ اس کے ذریعہ ہم اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے والے ہوں۔

صدارت

ان کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق مرم سلیم اختر فرحان کھو کھر صاحب نائب امیر جماعت احمد سیہ کینیڈانے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

تقرير مكرم فرحان اقبال صاحب مربي سلسله

اس کے بعد ''دورِ حاضر میں قرآنی پیش گوئیوں کا ظہور'' کے موضوع پر مکرم فرحان اقبال صاحب مربی سلسله آٹوہ نے انگریزی میں تقریر کی۔انہوں نے قرآن شریف کی متعدد آیات پیش کیں اور بتایا کہ چودہ سوسال سے زائد عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتیں کس شان سے یوری ہوئیں انہوں نے



مکرم رانانجیباللّٰدایاترؔصاحب مر بی سلسله

وممبر 2022 ء -



مکرم حافظ عطاالو ہاب صاحب مر بی سلسله لعض دیگر امور

- جلسه سالانه کے اختتام کے موقع پرتمام رضا کاروں نے بڑی محنت سے اور بہت ہی کم وقت میں تمام سازوسامان کو سمیٹ کر جلسہ گاہ کے تمام حصوں کو صاف تقرا کر دیا۔
- تینوں دن جلسه کی کارروائی کا رواں ترجمه انگریزی، اردو، فرنچ ، عربی اور بنگالی میں پیش کیا جاتارہا۔
- الله تعالیٰ کے فضل سے مقامی اور قومی اخبارات اور ٹی وی چینلز نے جلسہ سالانہ کی کارروائی کی جھلکیاں بھی د کھائیں۔ جن میں چند درج ذیل ہیں ۔

CTV New, CKWS, OMNI News, Bradford Today, Global News, CBC News, City News, The Canadian Press, CHEX News

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کئی مہمانان گرامی نے اپنے

مكرم امير صاحب كينيرا كااختتامي خطاب

کرم ملک لال خال صاحب امیر جماعت احدید کینیڈانے

اختای تقریر ''اسلام کی نشاق ثانیہ خلافت علی منہاج نبوت سے وابستہ ہے ''کے موضوع پر کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ دنیا میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہونے کے باوجو دان کی کوئی مؤثر آواز نہیں وہ سبمنتشر ہیں، اُن کا کوئی رہبر نہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمد سے کا ایک امام ہے جس کی رہنمائی میں وہ تھوڑی تعداد میں ہو کر بھی اسلام اور احمد بیت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی توفیق پار ہے ہیں۔ پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی توفیق پار ہے ہیں۔ مرم امیر صاحب نے اپنے اس خطاب کے بعد دعاکر ائی اس طرح یہ بابر کت اور تاریخی جلسہ بخیروخو بی اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اس جلسہ میں شامل ہو کر احباب نے بڑی خوشی کا اظہار کیا نہ صرف اس لئے کہ اللہ تعالی نے انہیں دوسال کے بعد اس روحانی ماحول میں رہ کر اپنے ایمان کو تازہ کرنے کاموقع مہیا کیا بلکہ اپنے بہت سے عزیز وں اور دوستوں سے ملاقات کرنے کاموجب بھی ہوا۔

حاضري

اس جلسہ کی تنیوں دن کی مردوں کی مجموعی حاضری 4838 رہی الجمد للدعلی ذالک۔ جب کہ 800 کے لگ بھگ رضا کاروں نے مختلف شعبہ جات میں بڑے اخلاص اور تندہی سے خدمات انجام دیں۔



کرم فرحان اقبال صاحب مربی سلسله
اس سلسله میں کثرتِ اشاعت کی سہولیات کا میسر ہونا۔ جانوروں
کو چڑیا گھروں میں اکٹھاکر نا۔ دوسمندروں کو آپس میں ملا
نا۔ اونٹیوں کے ذریعے سفر کاترک ہونا۔ فرعون کی ممی کولوگوں
کی عبرت کے لئے محفوظ ہوناوغیرہ کا تذکرہ کیا۔ بلکہ انہوں اس
پیش گوئی کا بھی ذکر کیا کہ اس کا کنات میں کئی جہانوں کی دریافت
ہونے والی ہے۔

تقرير مكرم حافظ عطاالوماب صاحب مربي سلسله

اس کے بعد مکرم حافظ عطا الوہاب صاحب مربی سلسلہ کسیگری نے ''مثالی عالمی زندگی: حضرت سے موعو دعلیہ الصلاۃ و السلام کی عملی مثال اور ہدایات کی روشنی میں''کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔انہوں نے مختلف روایات کے حوالے پیش کر کے بتایا کہ کس طرح حضرت سے موعو دعلیہ الصلاۃ والسلام اپنے گھر والوں کی دل جو ئی کرتے اور شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے اور کہا کہ میں بھی ان نمونوں پر چلتے ہوئے والے بیش آتے تھے اور کہا کہ میں بھی ان نمونوں پر چلتے ہوئے اپنے گھروں میں پیار اور محبت کا ماحول پیدا کرنا چاہئے۔



مكرم امير صاحب كينيرا كااختتامي خطاب



منتظمین جلسه سالانه کینیڈا 2022ء

سوشل میڈیاا کاؤنٹس میں جلسہ سالانہ کینیڈا کاذکر کیا۔اسی طرح عزت مآب جسٹن ٹروڈو نے بھی سر کاری ا کاؤنٹ سے اپنی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی چند جسکیاں پیش کی ہیں۔

- ایم ٹی اے کینیڈانے جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی یوٹیوب پر براہ راست نشر کی سوشل میڈیا ٹیم نے بھی مختلف کلیس اور تصاویر شیئر کیں ۔
- نمائندہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن نے بھی جلسہ سالانہ کی کارروائی شائع کرنے کی غرض سے بھجوائی اور اخبار میں شائع ہوئی ۔
- یادرہے جلسہ سالانہ میں جو تقاریر پیش کی گئی ہیں
 ان کے مکمل متن افاد ہُ عام کے لئے احمد بی گزٹ کینیڈ امیں ہدیہ
 قارئین کئے جاتے ہیں ۔
- جلسہ کے تینوں دن وقفہ کے دوران سٹالوں پرخوبرونق رہی۔ عام طور پرلوگوں کے ہاتھوں میں ہرطرف قلفیاں ہی قلفیاں ہو کھائی دیتی تھیں۔ کتابوں کے سٹال پرلوگوں کا تانتا بندھاہوا تھا۔ تاریخی نمائش اور ڈیجیٹل ایریا میں لوگوں نے بہت دلچین لی۔ اس بارلوگوں کے بیٹھنے اور مطالعہ کے لئے آرام دہ صوفہ سیٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔
- دعاہےاللہ تعالی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی متضرعانہ دعاؤں سے

وافرحصہ پانے کی توفیق عطافر مائے اور جلسہ کی جملہ بر کات اور فیوض سے مالا مال فرمائے ۔ آمین

مستورات کے جلسہ سالانہ کینیڈا کی مخضر روداد

مستورات کاجلسہ گاہ وان شہر میں واقع بیت الاسلام کمپلکس پیس ویلج میں منعقد ہوا۔ یہاں پر لجنہ کے لئے مر دانہ جلسہ گاہ سے بر اہ راست نقاریر سنانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

لیکن مور خه 16رجولائی بروز ہفتہ دو پہر تین بجے ان کالپنا الگ پروگرام ہواجس میں تلاوت قرآن اوراس کے ترجمہ کے بعد نظم اوراس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

تقريب تقسيم اسناد وابوار ڈ

ہرسال کی طرح اس سال بھی نمایاں کامیا بی حاصل کرنے والی بچیوں کو انعامات و اسناد سے نوازا گیا جن کی کل تعداد 142 تھی۔

تقسيم اسنادتكميل حفظ القرآن

حفظ القرآن ممل کرنے والی حافظات کو اسناد عطاکی گئیں۔ تقریر محترمہ امۃ الرفیق خلفر صاحبہ

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ امة الرفیق ظفر صاحبہ اعزازی رکن مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈ اکی تھی۔ جو انہوں نے اردو میں '' آنحضرت سُکُیالیُّئِم کے تربیت اولاد کے طریق''کے اردو میں '' آنحضرت سُکُیالیُّئِم کے تربیت اولاد کے طریق''کے

موضوع پر کی۔

تقر يرمحترمه امة السلام ملك صاحبه

اس اجلاس کی دو سری تقریر محترمه امة السلام ملک صاحبه، صدر لجنه الماء الله کینیرائی تقی انگریزی میس کی گئال کی تقریر کاموضوع «مضرت میسی موعود علیه السلام کی سچائی - زندگی کے ہر پہلو میں "تھا۔

قصيدا

اس تقریر کے بعد ایک قصیدہ اور اس کا ترجمہ پیش کیا ا

تقرير محترمه نادبه محمود صاحبه

اس اجلاس کی تیسر می تقریر محترمه نادیهٔ محود صاحبه سیکرٹری تربیت لجنه اماءالله کینیڈا کی تھی۔انگریزی میس کی گئی اس تقریر کاموضوع" خلافت کی اہمیت اور برکات" تھا۔

تقريرمحترمه ڈاکٹرعالیہ رحیم صاحبہ

اس اجلاس کی چوتھی اور آخری تقریر محترمہ ڈاکٹر عالیہ رحیم صاحبہ ،سیکرٹری تبلیخ لجنہ اماء اللہ کینیڈ ای انگریزی میں تھی جس کاموضوع ''خلافت سے اخلاص ووفائے تعلق کی اہمیت''تھا۔ اس کے بعد مردانہ جلسہ گاہ حدیقہ احمدسے پروگرام براہ راست د کھایا گیا۔

(ربورت: مرم غلام احمد عابد صاحب)





احمد بیرگزٹ کینیڈا کے بیچاس سال حمد ، نعت اور خلافت کے موضوع پر مشاعرہ کی ایک خصوصی نشست کا انعقاد



مكرم ناصراحمه وبنس صاحب ٹرانٹو

ار دوادب میں شعریت کیاہے؟ ذہن دفکر میں پائی جانے والی سوچ کے زاویوں میں مناسبت، موز ونیت، آراکش اور الفاظ کے خوبصورت بندھن کانام شعریت ہے۔

چنانچ شعر گوئی کا ملکہ فطرت انسانی میں ودیعت کیا جانے والا ایسا فن ہے کہ چند لفظوں کی مرصع کاری کے اندرمطالب و معانی کا ایک جہاں آباد دکھائی ویتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جذبات انسانی کی ترجمانی کرنے والاخوبصورت شعر کانوں میں پڑتے ہی دل میں اتر جاتا ہے۔

آ محضرت على الله عليه وسلم كااشعار كى بابت ارشاد ب: « إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً »

بعض اشعار اپنے اندر گہری حکمت و دانائی چھپائے ہوتے ہیں۔ (صیح البخاری ، کتاب الادب)

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کا کلام فصاحت و بلاغت کی عمدہ مثال ہے۔

موجودہ دور میں خدا تعالی ٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کواسلام کی قلمی جنگ میں "سلطان القلم" کے المی لقب سے نواز اہے۔ اور آپ کوایک فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے قلم کی لا ثانی تو توں سے سلح کر کے میدان سخن میں اتارا۔ تاہم آپ نے شعروشاعری کے مقصد کی وضاحت اس شعر میں فرادی ہوئی ہے کہ:

کیجے شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا بہی ہے سید نا حضرت سے موعود علیہ الصلوۃ والسلام، آپ کے خلفاء یا دیگر احمدی شعراء کے رشحاتِ قلم کامقصد وحید بھی فقط یہی ہے کہ:

میری زندگی کامقصد تیرے دیں کی سرفرازی! حضرت خلیفة استح الثانی رضی الله تعالی عنه نے بھی احمدی شاعری کے متعلق یہی ارشاد فرمایا کہ:

دومین کی نظم کوشاعری کے شوق میں نہیں کہتاہوں۔
بلکہ جب تک دل میں ایک خاص جوش پیدانہ ہونظم کہنا
کمروہ مجھتا ہوں۔ اس لئے اسے درد دل سے نکلا ہوا
کلام کہناچاہئے۔ بعض دفع نظم نا کمل صورت میں ہی پیش
کرنے سے میرام قصد ہیہ ہے کہ تالوگ دیکھیں کہ شاعری
کو بطور پیشہ اختیار نہیں کیا گیا۔ بلکہ جب بھی قلب پر
خاص کیفیت ظاہر ہوتی ہے تواس کا ظہار کر دیاجا تاہے۔
فاص کیفیت ظاہر ہوتی ہے تواس کا ظہار کر دیاجا تاہے۔
ویکر میں تکلف سے شعر نہیں کہتا، ٹوٹے ہوئے دل کی
صدامے پردھواور کرو۔ خداکر سے بدر دبھرے کلمات
سی سعید روح کے لئے مفید وبایر کت ثابت ہوں۔ "

(روزنامه الفضل قاديان _28 رسمبر 1932ء، صفحه 64)

جماعت احمد یہ میں مشاعروں کے انعقاد کا مقصد دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ افرادِ جماعت کے علمی و ادبی ذوق کی تسکین نیز تربیق و دینی جذبات کی عکاسی، دلوں میں خدا اور رسول کی محبت اور اشاعت ِ اسلام کی سچی تڑپ بیدار کرنا پیش نظر ہوتا ہے ۔

چنانچہ اہم مواقع پر دیگر تقریبات کے علاوہ مشاعروں کا ہمی خصوص انعقاد، جماعت احمد سیری تہذیبی روایات کا خاصہ ہے۔ لہذا انہی روایات کے شلسل میں احمد سیرگزٹ کینیڈ اکے بچاس سال پورے ہونے پر مورخہ 2000ء بروز جمعت المبارک ایوانِ طاہر بیت الاسلام ، پیس ویلی میں ایک خصوص مشاعرہ کا انعقاد، اس سلسلہ کا ایک حصہ تھا۔

خداکرے کہ جنہ بہ اخلاص واپمان کے ساتھ منظوم کلام پڑھااور سنا گیا، وہ تمام کلام حضرت سے موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے مندرجہ ذیل فرمان کی عملی تصویر بن کر روحانی بیداری کا ذریعہ بن جائے۔ جو کہ فی الحقیقت احمدی شاعری کامقصد وحید ہے حضرت اقد س سے موعود علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: " کسی نظم یا اشعار کے سننے سے بھی بعض دفعہ کی دل سے غفلت کے جندرے (قفل) کھل جاتے ہیں اور بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔"

(روایت '' ذکر حبیب ''مولفه حضرت مفتی محمه صادق رضی الله تعالی عنه)

حیسا کہ اوپر کھاجاچکاہے کہ بیضوی مشاعرہ پچاس سالہ جو بلی تقریبات کا بی ایک حصہ تھا۔ چنانچہ اس خصوصی مشاعرہ میں صرف انہی شاعر دوستوں کو دعوت سخن دی گئی تھی، جن کا کلام وقانو قنا احمد یہ گزنے میں شائع ہوتارہا ہے۔ اس مشاعرے کے روال، احمد یہ گزنے کمیٹر اے مدیر اعلیٰ محرّم مولانا ہادی علی چو ہدری صاحب نائب امیر جماعت احمد یہ کینٹر استھے۔ جب کہ مشاعرے کی نظامت کے جملہ فرائض، حسب معمول کہ نہ شق اور عرصہ کر در از سے سیج سیکرٹری کے فرائض، حسب معمول کہ نہ شق اور عرصہ کر در از سے سیج سیکرٹری کے فرائض انجام دینے والے جناب عبد الحمید حمیدی صاحب نے ادا کئے۔

جناب جمیدی صاحب تقریباً ہرشاعر دوست کو دعوت کلام دیسے سے پیشتر ، جماعت احمد یہ کے ایک کہنٹ ش شاعراور 70 سال تک ہزاروں طلباء کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے والے ایک نامور شاعر استاذی المکرم پر وفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطر تمار فی سابق پر شپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا کوئی مناسب حال شعر پڑھ کر ، محرم چوہدری صاحب مرحوم ومخفور کی باغ و بہار شخصیت سے وابستہ یا دوں کو تازہ کرتے رہے۔!

بزبان شخصے۔ع

به ورق ورق تیری داستال بیسبق مبق تیرے تذکرے میں کروں توکیے کروں الگ تھے زندگی کی کتاب سے ستیج سیکرٹری صاحب نے مشاعرے کی صدارت کے لئے کرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب کو بھی سٹیج پرتشریف لانے کی دعوت دی:

مكرم عبدالحليم سحر قريثي صاحب، ناظر دارالضيافت ربوه مكرم داؤد احمد حنيف صاحب، پرنسپل جامعه احمد به كينيرًا مكرم عزيزالله چوہدری صاحب،امیرمقامی پیس وہلج

مرم سرمداحمد نوید صاحب کی تلاوت قرآن یاک سے جملہ کاروائی کا آغاز ہواجس کے لئے انہوں نے سورۃ الشعرا کی چند آیات بمع ار دوتر جمه پیش کیں۔

بعد ازال مرم مولانابادی علی چوہدری صاحب نے آج ك مشاعر كى غرض وغايت بيان كرتے موئے بتايا كر آن كريم مين الله تعالى في حضرت مسيح موعود عليه الصلوة والسلام كي بعثت کی بہت می نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بھی بیان فرمائی وَإِذَا الصُّحُفُ خُشِرَتْ يَعْنَ جبكَالِين اورجرا مُدكرت سے شائع اور پھیلائے جائیں گے۔

چنانچه "احدید گزٹ" جو کہ جماعت احدید کینڈا کی جملہ سر گرمیوں کا ترجمان جریدہ ہے، یہ بھی اس پیشگوئی کا ایک حصہ ہے۔جو کہ جون 1972ء میں شائع ہو ناشروع ہوا۔اباس کی بچاس سالہ جو بلی منانے کے لئے مرم امیر صاحب جماعت احربہ كينيراكي منظوري سے بعض پروگرام ترتيب ديئے گئے ہيں۔ چنانچەاس سلسلىكا كېبلاپروگرام گز كاخصوص شارەبرائ

ماہ جون کی اشاعت تھا جو کہ شاکع ہو کر احباب کے ہاتھوں میں بننی چکاہے۔

دوسرایروگرام آج کے اس مشاعرے کاانعقادہے۔جب کہ تیسرا پروگرام مقابلہ ضمون نولی ہے جس میں علمی اور تحقیقی مقالہ جات کھے جائیں گ۔ اسی سلنے کا چوتھا پروگرام ایک خصوصى عشائيه كاب جس ميس مقاله جات كصف والول كوانعامات دیئے جائیں گے۔

مرم چوہدری صاحب نے خطاب جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ آج کے مشاعرہ کی نوعیت عام مشاعروں جیسی نہیں۔ بلکہ وہ شاع حضرات، جواحمه بيركزك كواپنا كلام بغرض اشاعت و قَمَا فو قَرَّا بھجواتے رہے ، صرف انہیں کو زحمت کلام دی گئ ہے۔

اینے خطاب کے آخر میں آپ نے گزٹ کے جملہ کارکنان اور آج کی اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے کام کرنے والے جملہ رضا کاروں کے لئے دعا کی خصوص درخواست کی۔

جماعت احمد بير ميں كوئى بھى علمى پروگرام اس وفت تك نامکمل اور تشنه کام رہتا ہے جب تک اس میں مہدی دورال حضرت سيحموعو دعليه السلام كايا كيزه منظوم كلام، سأمعين كوش گزار نہ کیا جائے۔ چنانچہ کرم خالد احدمنہاس صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدید ک نظم میں سے چند اشعار نہایت خوش الہانی سے پیش کئے۔جن میں سے ایک شعرہے۔ع

وه دیکھتاہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو جو کچھ بتوں میں پاتے ہواس میں وہ کیا نہیں

اس کے بعد اس خصوصی دعوت مشاعرہ میں شرکت کرنے والے شاعر حضرات کو باری باری زحمت کلام دی جاتی رہی۔ان سب کے اساء گرامی بھے خمونہ کلام ، رپورٹ ہذا کے آخر میں ملاحظه کئے جاسکتے ہیں۔

نماز مغرب كى ادائيگى كاوقت بھى قريب ترآر ہاتھا۔ اختام مشاعرہ پر تمام شعرائے کرام نیزاحدیہ گزٹ کے جملہ خدمت گزارون كو مكرم مولانابادى على چو بدرى صاحب مدير اعلى احديد گزٹ کینڈانے پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

دعاکے ساتھ یہ یاد گار تاریخی مشاعرہ اختتام پزیر ہوا۔ آخر میں تمام حاضرین مشاعرہ کی خدمت میں منتظمین کی طرف سے عشائيه پیش کیا گیا۔

نمونه كلام شعرائے كرام



سنی سیکرٹری صاحب نے سب سے پہلے جماعت احمدید كينيرا كانكرخانه كايك مخلص رضا كار مرم محمد يعقوب كعرل

صاحب کو اپنی ایک پنجابی نظم سنانے کے لئے مدعو کیا۔ سہنے محر تے امتی نبی دے منن والیو! اک کار نامہ ساری دنیا نوو کھادیے ہر گھروچوںاک بچہ جامعہ تے اک حفظ قرآن وچ داخل کرادیتے تے گھر گھروچوں اک مربی،تے حافظ قرآن بناکے ہتھ جماعت دے پھڑا دیے



مرم عبدالحميد حميدى صاحب 🕟

آپ نے ایک نعت اور پھر ایک نظم خوبصورت ترنم کے ساته سناكر ،اس خصوصي مشاعره كابا قاعده آغاز كيا_

> دیکھنا ان کو اک عبادت ہے مال وزرسے بھی بڑھ کے دولت ہے مئے دیدار عام بلتی ہے ایم ٹی اے بھی کیسی نعمت ہے



مرم محود احمد ناصر صاحب

جب تلك عشق مين مد موش رما ، مفيك رما خاطریار میں دل سوز رہا ، طھیک رہا واجب قل ہوا اپنے ہی ہم وطنول میں کفر کہتے رہے ، خاموش رہا ، ٹھیک رہا



مكرم عطاء القدوس طاهر صاحب

آئے کسی کی یاد تو آنسو نکل بڑے کرتے ہیں کس طرح سے محبت بتا گیا دن رات کے گزرنے کی شخصیص ندرہی آيا جو کوئي ياد تو، آتا چلا گيا



مرم مقصود چوہدری صاحب

وہ ہر گھڑی مجھے اتنی رسائی دیتا ہے جہاں تلک بھی دیکھوں دکھائی دیتاہے

امت ترے محبوب کی سجدوں میں بڑی ہے تجھ سے تیرے فضلوں کی عطاما نگ رہے ہیں مقصود کو اشکوں کا صلہ مل کے رہے گا مولیٰ سے جوسب شاہ و گدا ما نگ رہے ہیں



مرم خالد احدمنهاس صاحب

اک عجب شرت دیدار لئے پھرتے ہیں مجمع حیرتِ افکار لئے پھرتے ہیں وه جو مل جائے تو ہو ہال پیر جینا ورنہ کیا عجب قصہ و آزار لئے پھرتے ہیں

جلوهٔ آنجناب دیکھو تو حسن ہے بے نقاب دیکھو تو این مستی کو نورسے بھرلو جانبِ آفاب ديكھو تو



كرمشفق الله صاحب، مدير معاون احديد كرف كينيران كهاكه وه خود توشاع نبيس بين البنة ان كى الميهمترمه شباخشفيق صاحبتعر كهتى بير-چنانچدانهول فاسموقع ك ليخلافت کے موضوع پر ایک نظم لکھی ہے وہ پیش کی جاتی ہے۔

سائے میں خلافت کے ہی جیون ہم گزاریں گے ضرورت جب پڑی اس پر ہم اپنی جان واریں گے خلیفہ کا تھم مانیں گے جان و دل سے ہم اپنے اطاعت سے خلیفہ کی جیون اپنا سنواریں گے



كرم شعيب ناصر صاحب انثرنيشنل كونسل آف آرنس كينيرًا کے پریذیڈنٹ ہیں اور ان کا اپنائی وی چینل بھی ہے۔ انہوں نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔

> سب سے ارفع و اعلیٰ ذات ہیں آپ ليتني مجموعه صفات بين آپ

کیے ممکن ہے آپ کا ثانی وجه مخلیق کائنات ہیں آپ جومحبوب رب الاعلى بن كرآب آئ وہ امن وامال کی فضا ہیں آپ

یاک رکھنا میری آنگھوں کا خزینہ مولی دیکھنا ہے انہی آئکھوں سے مدینہ مولی ا پنی رحمت سے سنجالے ہوئے رکھنااس کو و وب جائے نہ کہیں میرا سفینہ مولی ذکر سر کارِ دوعالم ای کرے گا ناصر تومیرے نطق کو دیدے جو قرینہ مولی



مکرم بشارت ریحان صاحب

کرم بشارت ریحان صاحب، کاروانِ شعرو سخن کے ڈائر کیٹر ہیں۔ نیزایک عدد مجموعہ کلام بھی شاکع ہو چکاہے۔ آپ نے آتے ہی سامعین کی خاموثی کو توڑتے ہوئے انہیں شعراء کے کلام پر داد دینے کے لئے پچھ یول ابھارا۔ محفل کی خامشی کا بھی ایک اپنارنگ ہے ریحان کو مزا ہے بہت واہ واہ میں!

مندرجه بالاشعرسنانے اور سامعین کے ذوق داد کو ابھارنے ك بعد ، آپ نے نعتبه كلام پیش كرنے كے علاوہ ، پيار و محبت كى شمعيں جلائے ركھنے كے عزم سديد كا خوبصورت الفاظ ميں

> دیکھئے کیما ملا ہے میرے آقا کو مقام خود رب العالمين بھي ہے بھيجنان كوسلام بھرگئی ریجان منہ میں شہدسی مرے مطاس جب محمد مصطفے کا آ گیا ہونٹوں یہ نام

محبت پیار کی شمعیں جلانا چاہتا ہوں میں نفرت کی سیاہی کو مثانا جاہتا ہوں

بہت عرصے سے میرا گھرہے قبضے میں عدو کے میں ریحان! اپنے گھر میں آنا چاہتا ہوں



کرم پروفیسر ہادی علی مونس صاحب 🚮

آپ نے تین نظمیں سنائیں۔ پہلی نظم احمد بیر گزٹ کی پیاس سالہ جو ہلی کے ہارہ میں تھی۔ع

> گزٹ روبرو تو سبھی سرخرو گزٹ سے نظر آئیں سب شادمال مبارک گزٹ کی ہو ہے جوہلی خدایا یہ چلتا رہے کاروال گزٹ سے اے موس! خزائن ملیں جولعل مین سے بیں بڑھ کرگرال

کہیں بھی فضا ایسی یائی نہیں جہاں تیری قدرت نمائی نہیں ہومونس پہنظر کرم میرے ہادی بنا تیرے مشکل کشائی نہیں



مكرم انفر دضاصاحب 🌏

توجس زمیں پہ رکھ کے قدم کھڑا ہواہے وہ آسال ہے جو سریہ میرے تنا ہواہے سنا رہا ہوں کہانی کسی اور کی ہے جو پڑھ رہا ہوں کسی اور کا لکھا ہوا ہے

وہ ہے مصور میں نے بھی اس کی تصویر بنائی اپنے اپنے رنگ ہیں بھرتے میں اور میرا خدا اس کی رضاہے میری رضا کچھ اور نہیں مطلوب اک دوج کی مانتے رہتے میں اور میرا خدا



مهمان خصوى مكرم عبدالكريم قدسي صاحب

مہمان خصوصی کرم عبد الکریم قدی صاحب، امریکہ سے
آن لائن انٹر نیٹ کے ذریعہ شریک محفل ہوئے۔ سٹیج سیکرٹری
کی طرف سے محترم عبد الکریم قدی صاحب کا تعارف ان الفاط
میں کروایا گیا:

ہمارے آج کے مشاعرہ کے مہمان خصوصی جو اپنی علالت کی وجہ سے امر یکہ سے تشریف لا کر بذات خود آج کے اس مشاعرہ کورونق نہ بخش سکے۔ تاہم آن لائن شامل ہیں، یہ ہیں مکرم عبد الکریم قدس صاحب ویسے تو قدسی صاحب سی تعارف کے عبد الکریم قدسی صاحب ویسے تو قدسی صاحب سی تعارف کے مختاج نہیں، تاہم ان کا بہت ہی مختصر تعارف کچھ یوں ہے کہ:

آپ کااد بی سفراجمد بیگز ن کی طرح، گزشته پچاس سالول پر محیط ہے ۔ ان کی شاعری پر متعدد مقالے لکھے جانچے ہیں۔
ان کے بہت سے گیت، پاکستان ریڈ پو المیلی ویژن پرنشر ہو پچکے ہیں۔
ہیں۔ انہیں بے شار اد بی ابوار ڈزسے بھی نواز اجاچکا ہے۔ ان کی شاعری کے مجموعہائے کلام پندرہ سے زائد شائع ہو پچکے ہیں۔
حضرت سے موجود علیہ الصلاق والسلام کے مشہور عربی قصیدے کا منظوم ار دو ترجمہ بھی کیا، جو ہم ایم ٹی اے پر اکثر سنتے رہتے ہیں۔

ایک خاص بات جو ان کی شاعری کے متعلق ہے، وہ یہ ہے کہ ان کی شاعری کی زبان عوامی شاعری کی زبان ہے ۔ یعنی مشکل زبان کی بجائے عام آدمی کی زبان میں شاعری کرتے ہیں۔ جھو نیٹری اور فٹ پاتھ کی زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔

سٹیج سیرٹری نے کہا کہ میں زیادہ دیراس میں خل نہیں رہنا چاہتا۔ لیجئے! ان کے کلام کاایک نمونہ ملاخطہ ہو۔ع

> شہروں میں حبس اور کڑی دھوپ گاؤں میں ہم عیش کر رہے ہیں خلافت کی چھاؤں میں

> > ایک اورشعر ملاحظه ہو۔ع

مہرو وفاکی پکڑی ہے سر پہنجی ہوئی زنجیرہے اطاعت ِحقہ کی پاؤں میں

اس کے بعد مکرم قد تی صاحب نے امریکہ سے آن لائن ماضرین مشاعرہ سے مخاطب ہوتے ہوئے سب سے پہلے احمدیہ گزٹ کے جملہ مدیران کے حوالہ سے اپنایہ تازہ بتازہ قطعہ سنایا۔اور اپنی قادر الکلامی پر حاضرین سے بھر پور داد سیلی ۔ع

آج بھی ان کا حسیں ہے کل بھی ہے ان کا حسیں خادمان دین کی آلودہ نہیں ہوتی جبیں چیف ایڈیٹر گز ث چیف ایڈیٹر گز ث دونوں" ہادی "کر رہے ہیں خدمتِ دین تیں

(یادرہے کہ دونوں "ہادی "سے مراد، کرم مولانابادی علی چو ہدری صاحب چیف ایڈیٹر اور کرم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمد بیرگزٹ ہیں۔)

اس کے بعد آپ نے خلافت سے وابستگی کے میٹھے و خوش ذائقہ اثمار کے متعلق ، دلوں کی پا تال تک انترجانے والے مٹھاس بھر سے جذبات واحساسات کا اظہار ہے کچھ یوں بیان کیا۔ع خلافت کے ثمر میں اس قدر جھولی میں پا تا ہوں کہ جب بھی گنے لگتا ہوں تو گنتی بھول جاتا ہوں

000000

(خلافت کے متعلق تازہ اشعار)

جو لوگ قصر خلافت کی سرزمیں کے نہیں کے نہیں کی بھی ملک چلے جائیں وہ کہیں کے نہیں وفا سرشت میں جن کی لکھی نہیں ہوتی کسی مکاں کے نہیں وہ کسی کمیں کے نہیں نہ ان سے ہو گا بھی سمت کا تعین تک سے وہ کمی کمیں کے نہیں یہ وہ کمی کمیں کے نہیں یہ وہ کمی سمت کا تعین تک

PLEA PLAN

صاحب صدر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب آخریس اس خصوص محفل مشاعرہ کے صاحب صدر مکرم

مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت کینیڈانے اپنے کلام سے حاضرین کی خدمت میں اپنا نعتیہ کلام پیش کرتے ہوئے کہا۔ع

> اُسُّ پر نزولِ ربِّ سَآ حدّ تا حدّ ہوا مظہر صفاتِ حَق کا اُئمؓ، صد بصد ہوا احمہؓ ہے وہ، بلند ہوا، میم گر گئ ہو کر اُحَد وہ واصلِ ربِّ اَحَد ہوا * وہ نائبِ خدا ہے اِس کائنات میں خاتم وہ انبیاءؓ کا اُذَل تا اُبَد ہوا

* شانِ احدراکہ دائد جز خداوندِ کریم آٹچنال ازخو دجداشد کزمیال فنادیم (حضرت سیج موعود علیہ السلام) کہ احمہ کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتاہے وہ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہو گیا کہ میم درمیان سے گر گیا۔

000000

مشاعرہ طذا کے میرمشاعرہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت کینیڈانے آخر پر نہایت خوبصورت اور ایمان افروز کلام خلافت کی نذر کیا جس کا ایک بند درج ذیل ہے۔

ا ہم نشیں اے ہم نشیں اے ہم نشیں یہ دیکھ اللہ کی زمیں ہے میرے مولا کی زمیں ہے میرے اللہ کی زمیں ہیں اللہ کی زمیں ہیں اللہ کی زمیں ہیں اللہ کی سگی اس میں نبوت ہی جگی ہیں ہے میرے مولا کی سگی یہ ہم نشیں اے ہم نشی



احدیه گزٹ کینیڈا جو بلی مشاعرہ کی چند جھلکیاں



(دائیں سے بائیں) کرم عبدالحلیم سحر قریثی صاحب، مکرم عزیزاللہ چوہدری صاحب، مکرم داؤد احمد حنیف صاحب، مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب، مکرم پروفیسر ہادی علی موس صاحب



کرم مولاناہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا پھولوں کے گلدستے عطاکر رہے ہیں



جو بلی مشاعرہ کے سامعین کے مناظر

بقيداز أيك اعتراض كاجواب

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھناضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدااس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گاجو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصيّت ـ روحاني خزائن، جلد 20،صفحه 305)

یعنی خلافت ِ احمد میہ ایک امانت ہے جو مین کیاک علیہ السلام نے اپنی اس الٰہی جماعت کے سپر دفر مائی ہے۔ اس کے لئے حضرت خلیفۃ اسن الخامس اید ہاللہ بنصر ہالعزیز کادر بِ ذیل ایک پیغام ہے جسے ہر لمحہ اپنے سامنے رکھنا اور زیرِ عمل رکھنا ہر فر و جماعت پرفرض ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"اے میں محمدی کے پیادو! آج اس میں نے جو المانت تمہارے سپرد کی ہے، اللہ تعالیٰ کے مونین سے کئے گئے وعدہ سے فیض اٹھانے کے لئے اس امانت کی حفاظت کرو، اپنی حفاظت کرو، اپنی حفاظت کرو، اپنی تاکہ پھر اُن قربانیوں کی وجہ سے جو تمہارے آباء و اجداد نے کیں، اُن قربانیوں کی وجہ سے جو تم نے کیں اس کو نئے کھل گئے جائیں۔ اپنے بڑوں کے پھینکے اس کو نئے کھل تم اس کو نئے کھل تم اس کو نئے کھل تم ان کی ایس آبیاری کرو کہ اس کے کھائے، اب ایسے کھیت تیار کرواور دعاؤں سے ان کی ایس آبیاری کرو کہ اس کے شیریں کھی کھائے، کا میں تمہاری سلیں شیریں کھی کھائیں۔"

(خطاب29رجولائی 2007ء جلسه سالانہ یو کے)

الله تعالی جمیں اس نعمت ِعظمیٰ سے ہر لمحہ فیضیاب ہونے کی اور اس کے دوام کے لئے کوششوں اور دعاؤں کی توفیق بخشے ۔ آمین!

بقيداز محبت رسول مَنْ عَلَيْهُمْ اور درود شريف

پھر حضور ً فرماتے ہیں:

"آپ در و د شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں ۔ اور جسیا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم مَثَلِ اللّٰہِ اللّٰمِ اللّٰہِ اللّٰمِ ہوں۔ اور محص اللّٰمِ اللّٰمِ ہوں۔ اور محص اللّٰمِ اللّٰمِ ہوں۔ اور محص اللّٰمِ مول ہو۔ اور خیا اللّٰمِ ہوں۔ اور محص اللّٰمُ مل کے لئے ما کی اللّٰمِ ہوں۔ اور محص اللّٰمُ ملّٰ ہو۔ اور محص اللّٰمُ ملّٰ ہو۔ اور محض اللّٰمُ ملّٰ ہو۔ اور محض اللّٰمُ ملّٰ ہو۔ اور محض اللّٰمُ ملّٰ ہوں۔ اللّٰمُ ہوں۔ اللّٰمُ ہوں۔ اللّٰمُ ہوں۔ اللّٰمُ ہوں۔ اللّٰمُ ہوں۔ مُنْ اللّٰمُ ہوں۔ مُنْ اللّٰمُ ہوں۔ اللّٰمُ ہوں۔

(مكتوبات إحمد يجلد اول، صفحه 24،25)

توحفرت میں موعو دعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب ہم درود پڑھیں تو ہمارا ذرہ فرہ وہ پکارے کہ اے ہمارے امام ہمارے میں موعود کے محبوب آقا!

اے محمور بی! اے بادشاہ دوسراااور اے محبوب خدا! ہم نے زندگی گزار نے کا ہراچھا چلن آپ سے سیکھا! ہم نے عبادت الهی کا ہرسبق آپ کے وسلے سے حاصل کیا۔ آپ اس دنیا میں ابر بہار بن کر تشریف لائے اور تشنہ روحوں کو توھید کے جام سے لبالب سیراب کر گئے۔ ہم آپ کے کن کن احسانوں کو یاد کریں اور وہ زبال کہال سے لائیں جس سے آپ کے احسانوں کیا تذکر وہمکن ہو۔

اے ہمارے بیارے رسول ہم آپ کے غلاموں کے غلام آپ کی خدمت میں محبت بھر اسلام عرض کرتے ہیں اور ہماراجسم وجان اور ہمارے وجود کاہر ذرّہ اور ہمارے ماں باپ اور اولاد در اولاد آپ پر قربان کہ ہم نے محبوب کا چہرہ آپ کے ذریعہ سے دیکھااور آپ کے نقشِ پا تلاش کرتے ہوئے اس یار کے

درتک پہنچ گئے ۔

پس اے خدا کے پاک اور برگزیدہ رسول جن پرخدا عرش سے درودوسلام بھیجتا ہے اور فرشتے جن کی خاطر دعاؤں میں مگن ہیں ہم بھی آپ کی خدمت میں ہزاروں درودوسلام بھیجت ہیں۔ اللَّهْمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ، وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاهِیْمَ وَاللَّهُ صَلَّیْتَ عَلَی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاهِیْمَ وَاللَّکَ صَلَّیْتَ عَلَی الْمِیْمَ وَعَلَی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّهُ مَیْدُهُ

اَللَّهْمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ جَرِيْدُ مَجِيْدُ

بقیداز رسول کریم مَنَالِیَّا دورِجدید کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں

ایک سفر میں آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ کے ساتھ اونٹ پرسوار تھیں کہ اونٹ نے تھوکر کھائی اور دونوں پاک وجودگر گئے صحافی الوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوسہار ادینے کے لیے دوڑے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیک بالمرءة پہلےعورت کاخیال کرو

ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیتن کرمنہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہااس پرسوار ہو گئے۔

(صیح بخاری - کتاب الجھاد والسیر ، باب مالیقول اذار جمع من الغزوہ حدیث نمبر 2856)

پس ladies first کا جملہ جس پر مغرب فخر کرتا ہے اوّل اوّل رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے منہ سے نکلا اور ضرب المثل بن گیا۔ (ماتی آئندہ)

وسمبر 2022ء